Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 14

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

22 جمادی الاوّل 1434 ہجری قمری 4 شہادت 1392 ہش 4 / اپریل 2013ء

ارشاد مہدی علیہ السلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دے دیتا ہے‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۰ ایڈیشن ۲۰۰۳ قادیان)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کیلئے پیدا کیا گیا ہے
تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ

کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ ؕ وَلَوۡ اٰمَنَ اَہۡلُ الۡکِتٰبِ لَکَانَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ مِنۡہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَکۡثَرُہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ۔ (آل عمران: ۱۱۱)

ترجمہ: تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لیے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لاتے تو اُن کے لیے بہتر ہوتا۔ اُن میں سے بعض مومن بھی ہیں اور اکثر اُن میں سے نافرمان ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ

عَنۡ سَھۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ: فَوَاللّٰہِ لَاَنۡ یَّھۡدِیَ اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیۡرٌ لَکَ مِنۡ حُمۡرِ النَّعَمِ

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب و بخاری کتاب الجہاد)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سُرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

عَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اَلدَّالُّ عَلَی الۡخَیۡرِ کَفَاعِلِہٖ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الادب) بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۳۷۶۔۳۷۷)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ (یعنی عمل کرنے والے کی طرح اُسے بھی ثواب و اجر ملتا ہے)

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’تمام انبیاء کے متفرق کمالات تھے اور متفرق طور پر اُن پر فضل اور انعام ہوا۔ اب اِس اُمّت کو یہ دعا سکھلائی گئی کہ اُن تمام متفرق کمالات کو مجھ سے طلب کرو۔ پس ظاہر ہے کہ جب متفرق کمالات ایک جگہ جمع ہو جائیں گے تو وہ مجموعہ متفرق کی نسبت بہت بڑھ جائے گا اسی بنا پر کہا گیا کہ کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ۔ یعنی تم اپنے کمالات کی رُو سے سب اُمتوں سے بہتر ہو۔‘‘

(چشمہ مسیحی ۶۵۔۶۶)

’’اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نبی مبعوث فرمایا جس کی اُمت کو کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ کہا کہ تم تمام امتوں سے بہتر ہو۔ کیونکہ وہ لوگ جن کو شریعت قصہ کے رنگ میں ملی تھی وہ دماغی علوم کی کتاب و شریعت کے ماننے والوں کے کب برابر ہو سکتے ہیں پہلے صرف قصص پر راضی ہو گئے۔ اور ان کے دماغ اس قابل نہ تھے کہ حقائق و معارف کو سمجھ سکتے مگر اس امت کے دماغ اعلیٰ درجہ کے تھے اسی لیے شریعت اور کتاب علوم کا خزانہ ہے جو علوم قرآن مجید لیکر آیا ہے وہ دنیا کی کسی کتاب میں پائے نہیں جاتے اور جیسے شریعت کے نزول کے وقت وہ اعلیٰ درجہ کے حقائق و معارف سے لبریز تھی ویسے ہی ضروری تھی ترقی علوم و فنون سب اسی زمانہ میں ہوتا بلکہ کمال انسانیت بھی اسی میں پورا ہوا۔‘‘ (الحکم جلد ۷ نمبر ۳ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۔۹)

’’اللہ تعالیٰ نے کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ تو ہمیں ہی فرمایا ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کے خیر اور برکات تھے وہ اسی اُمت میں جمع ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا زمانہ ایسے وقت تک پہنچ گیا ہوا تھا کہ دماغی اور عقلی قویٰ پہلے کی نسبت بہت کچھ ترقی کر گئے تھے۔‘‘

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۴ مورخہ ۷ / اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اداریہ

احمدیہ مسلم بُک اسٹال کولکاتہ کتاب میلہ اورنام نہاد علماء کی ریشہ دوانیاں

(قسط سوم)

معزز قارئین! گزشتہ قسط میں علامہ اقبال کی احمدیہ مسلم جماعت سے مواخات اور مخالفت کے حوالہ سے گفتگو کر چکے ہیں اور مخالفت کی اصل وجہ پر بھی روشنی ڈال چکے ہیں۔ لہٰذا ان حقائق کے ہوتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت اور ملی پریشد بنگال کے مولوی نعمت حسین حبیبی اور عبدالعزیز کے اعتراضات کی قلعی کھل جاتی ہے۔ علامہ اقبال کے اُس حوالہ کو تو حضرات مولوی خوب اُچھالتے ہیں جس میں علامہ موصوف نے بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر احمدیہ مسلم جماعت سے مخالفت کی۔ لیکن علامہ اقبال کی احمدیہ مسلم جماعت سے عقیدت واخلاص موافقت محبت پر خاموشی نظر آتی ہے۔

آیئے ایک اور جہت سے جائزہ لیں۔ علامہ اقبال کے کلام میں جابجا احمدیہ مسلم جماعت کے علم کلام کی چھاپ نظر آتی ہے۔ جو اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ اقبال ضرور احمدیہ مسلم جماعت کے قرآن وحدیث پر مبنی معقول دلائل سے متاثر تھے اور اپنے کلام میں موقع ومحل پر اُن سے استفادہ کرتے رہے۔ چند ایک شواہد پیش ہیں۔

قلم کے ذریعہ غلبہ اسلام:

’اسلام غالب ہوکر رہے گا۔۔۔ ایک وقت تلوار کا تھا آج قلم کا زمانہ ہے‘

(تقریر علامہ اقبال مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور ۴ جنوری ۱۹۲۸ ص ۶)

مسئلہ جہاد

’قرآن کی تعلیم کی رو سے جہاد یا جنگ کی صرف دوصورتیں ہیں، محافظانہ اور مصلحانہ۔ پہلی صورت میں یعنی اس صورت میں جبکہ مسلمانوں پر ظلم کیا جائے اور اُن کو گھروں سے نکالا جائے، مسلمانوں کو تلوار اٹھانے کی اجازت ہے دوسری صورت جس میں جہاد کا حکم ہے 9:49 (الحجرات: آیت ۱۰ تا ۔۔ ناقل) میں بیان ہوئی ہے۔۔۔ جنگ کی مذکورہ بالا دوصورتوں کے سوائے میں کسی اور جنگ کو نہیں جانتا‘۔ (مکاتیب اقبال حصہ اوّل ص ۲۰۱)

جبراً اشاعت اسلام حرام ہے

’جوع الارض کی تسکین کیلئے جنگ کرنا دین اسلام میں حرام ہے، علیٰ ہذا القیاس دین کی اشاعت کیلئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے‘ (مکاتیب اقبال حصہ اول ص ۲۰۳)

کشمیریوں کا بنی اسرائیل میں سے ہونا

’اقبال کشمیریوں کو یہودی تصور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کے عادات وخصائل اور شکل وشمائل افغانوں سے ملتے ہیں جو بنی اسرائیل ہیں‘۔ (حیات اقبال کی گمشدہ کڑیاں، مصنفہ محمد عبداللہ قریشی)

وفات مسیح

۱۔ فروری ۱۹۰۵ء میں رسالہ مخزن میں علامہ کی ایک نظم بعنوان ’ایک ہندوستانی لڑکے کا گیت‘ شائع ہوئی۔ آخری بند کا ایک شعر تھا۔

گوتم کا جو وطن ہے جاپان کا حرم ہے　　عیسیٰ کے عاشقوں کا چھوٹا یروشلم ہے

حاشیہ میں اقبال نے لکھا:

’بعض کے نزدیک حضرت مسیح علیہ السلام بھی کشمیر میں مدفون ہیں‘

۲۔ ’سرسیّد کی وفات کی خبر سن کر علامہ نے آیت شریفہ یٰعیسیٰ انی متوفیك۔۔۔۔ سے ان کی تاریخ وفات نکالی‘ (ذکر اقبال از مولانا عبدالمجید سالک ص ۱۹)

(جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یہ آیت حضرت بانی جماعت نے مسئلہ وفات مسیح کی ایک بنیادی دلیل کے طور پر پیش فرمائی ہے)

ختم نبوت:

۱۔ ’کاش کہ مولانا نظامی کی دعا اس زمانے میں مقبول ہو اور رسول اللہ پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا دین بے نقاب کریں‘ (مکاتیب اقبال حصہ اول صفحہ ۴۱ مکتوب ۱۹ جون ۱۹۱۶ء)

۲۔ ’حال کے ہیئت دان کہتے ہیں کہ بعض سیاروں میں انسان یا انسانوں سے اعلیٰ تر مخلوق کی آبادی ممکن ہے اگر ایسا ہو تو رحمۃ للعالمین کا ظہور وہاں بھی ضروری ہے۔ اس صورت میں کم از کم محمدیت کیلئے۔۔۔۔ بروز لازم آتا ہے‘۔ (مکتوبات اقبال نمبر ۱ صفحہ ۱۱۷)

۳۔ ’تاریکی کا انجام سفید ہے۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ جلد اپنا فضل کرے اور بنی نوع انسان کو پھر ایک دفعہ نور محمدی عطا کرے۔ بغیر کسی بڑی شخصیت کے اس بدنصیب دنیا کی نجات نظر نہیں آتی‘۔

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

موبائل فون کا بے جا استعمال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اطفال الاحمدیہ جرمنی کو اپنے خطاب میں فرمایا:

’’آجکل یہاں بچوں میں ایک بیماری بڑی ہے، ماں باپ کو مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کر دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کوئی بزنس کر رہے ہیں؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کرکے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو اگر فون کرنا ہوتا ہے تو ماں باپ خود پوچھ لیں گے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے بھی غلط عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فونوں سے بعض لوگ خود رابطے کر لیتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں، گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں، بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے۔ اس میں بچوں کو ہوش ہی نہیں ہوتی کہ وہ انہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھی بچ کر رہیں۔‘‘

(خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 16 ستمبر 2011ء جرمنی بحوالہ اخبار بدر ۱۳ ستمبر ۲۰۱۲ صفحہ ۱۰)

(علامہ کا اپنے والد محترم کے نام مکتوب محررہ ۳ جون ۱۹۲۰ء بحوالہ مظلوم اقبال ص ۲۹۲)

۴۔ ایک مغربی دانشور پروفیسر میکنزی نے اپنی کتاب ’انٹروڈکشن ٹو سوشیالوجی‘ کے آخری دو پیراگرافس میں درج ذیل خیالات کا اظہار کیا:

’کامل انسانوں کے بغیر سوسائٹی کمال پر نہیں پہنچ سکتی اور اس غرض کیلئے محض عرفان اور حقیقت آگہی کافی نہیں بلکہ ہیجان اور تحریک کی قوت بھی ضروری ہے۔۔۔ ہمیں معلم بھی چاہئیں اور پیغمبر بھی غالباً ہمیں ایک نئے مسیح (A new Christ) کی ضروری ہے‘

علامہ اقبال نے ڈاکٹر نکلسن کے نام اپنے خط محرّرہ ۲۴ جنوری ۱۹۲۱ء میں مذکورہ بالا تحریر لفظ بہ لفظ نقل کرکے لکھا:

"How very true the last two paragraphs of Prof. Mackanzr"

کہ پروفیسر میکنزی کے یہ آخری دو پیراگراف کس قدر صحیح ہیں۔

۵۔ اقبال کے دو شعر اور ان کی تشریح:

عبد دیگر ، عبدہ چیزے دگر　　ما سراپا انتظار اُو را منتظر
او کلیم و او مسیح و او خلیل　　او محمد او کتاب او جبرائیل

(جاوید نامہ ص ۱۵۰)

یعنی عبدہ، یا مرد حق جس کیلئے میں سراپا انتظار ہوں آسمان سے اُترتا ہے (یا اترے گا) جب حق تعالیٰ چاہتا ہے اپنے بندوں کی اصلاح کیلئے کسی نیک بندے کو جس میں سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات ظلی طور پر منعکس ہوتی ہیں مامور فرما دیتا ہے‘

(شرح جاوید نامہ از پروفیسر یوسف سلیم چشتی)

۶۔ اقبال نے اپنے ایک اور شعر میں شانِ جمالی کی اصطلاح استعمال کی اور اس کا ظہور ہونا باقی بتایا۔

ہو چکا گو قوم کی شان جلال کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شان جمالی کا ظہور

قارئین! عقیدہ ختم نبوت کو نام نہاد علماء کرام احمدیہ مسلم جماعت کے خلاف خوب اُچھالتے ہیں اور چیخ چیخ کر یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہی ختم نبوت کے قائل ہیں اور احمدیہ مسلم جماعت منکر ہے اور اس امر کو جابجا بیان کیا جاتا ہے کہ ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے احمدیہ مسلم جماعت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور اسی معاملہ میں تمام مسلم فرقوں کا آپسی اتحاد واستحکام ہے اور شیعہ سُنی، دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، جماعت اسلامی تمام مسالک وفرقے ختم نبوت کی وجہ سے متحد ہو چکے ہیں لیکن حقیقت وحقائق کچھ اور ہی بیان کرتے ہیں۔

کیا مسلم معاشرہ اور تمام فرقوں کو ختم نبوت کے عقیدہ پر ایمان کی وجہ سے سالمیت وحدت واتحاد اور استحکام حاصل ہو چکا ہے؟ اور تمام فرقے اتحاد اسلامی اور استحکام ملت کا اعلیٰ نمونہ بن چکے ہیں؟ اس سوال کا جواب ہم خود نہ دیکر احمدیہ مسلم جماعت کے شدید مخالف مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب ’’مدیر المنیر‘‘ کا درج ذیل نوٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ شاید یہ حوالہ مولوی عبدالعزیز اور نعمت حسین حبیبی صدر اجتماع مجلس تحفظ ختم نبوت کی آنکھیں کھولنے والا ہو؟ مولوی عبدالرحیم اشرف صاحب لکھتے ہیں:۔

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کوئی نہیں جو دکھا سکے اور نہ کوئی ہے جو دکھا رہا ہے اور یہی آپ کی جماعت کا کام ہے۔ پس اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے۔

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوابوں کا ایمان افروز تذکرہ جن میں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ہی وجود کی طرح دکھا کر ان کے ایمانوں کو تقویت عطا کی گئی۔

آج بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ اسی طرح کے نظارے اپنے نیک فطرت اور سعید لوگوں کو دکھا رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں، بیعت میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی غلامی کو اختیار کر رہے ہیں۔

ہمارا بھی کام ہے کہ آج اور ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اسی طرح آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25/جنوری 2013ء بمطابق 25/صلح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 15 فروری 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا نے اپنے رسول نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتمامِ حجت میں کسر نہیں رکھی۔ وہ ایک آفتاب کی طرح آیا اور ہر ایک پہلو سے اپنی روشنی ظاہر کی۔ پس جو شخص اس آفتابِ حقیقی سے منہ پھیرتا ہے اُس کی خیر نہیں۔ ہم اُس کو نیک نیت نہیں کہہ سکتے‘‘۔ فرمایا: ’’یاد رہے کہ توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے جس سے توحید پیدا ہوتی ہے اور خدا کے وجود کا اس سے پتہ لگتا ہے‘‘۔ فرمایا: ’’اور خدا تعالیٰ سے زیادہ اتمامِ حجت کو کون جانتا ہے۔ اُس نے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سچائی ثابت کرنے کے لئے زمین و آسمان کو نشانوں سے بھر دیا ہے۔ اور اب اس زمانہ میں بھی خدا نے اس ناچیز خادم کو بھیج کر ہزارہا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے ظاہر فرمائے ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ تو پھر اتمامِ حجت میں کونسی کسر باقی ہے‘‘۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181-180)

گو یہ نشان مختلف صورتوں میں آج بھی ظاہر ہو رہے ہیں لیکن آخرین کی وہ جماعت جس نے براہِ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا، اللہ تعالیٰ نے اُن کی رہنمائی کی، اُن کو نشانات دکھائے، خوابوں کے ذریعہ سے اُن کو صحیح ہدایت کے رستے کی طرف ڈالا اور اُنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے لئے پھر ہر طرح کی قربانی بھی دی۔ اُن میں سے ایسے بھی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشقِ صادق کو ایک جان ہونے کی صورت میں دکھایا۔ جیسا کہ مَیں نے سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ آج بھی مَیں اُن لوگوں کی چند خوابیں پیش کروں گا جن کی مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور پھر ایسے بھی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوابوں میں دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مسیح کے بارے میں بعض کو بتایا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا مقام تھا اور کس طرح یہ جری اللہ آیا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے کے لئے اس زمانے میں کام کیا؟ اس کی بھی بعض مثالیں ہیں۔

حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ ولد مرزا محمد جلال الدین صاحب فرماتے ہیں۔ ان کا بیعت کا سن 1895ء ہے اور زیارت انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی 1904ء میں کی اور وہیں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ غالباً 1876 عیسوی کے ادھر اُدھر میرے والد منشی محمد جلال الدین صاحب اول الاصحاب البدر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جبکہ وہ نوشہرہ چھاؤنی میں تھے۔ (مسیح کے بارے میں یہ بھی آتا ہے کہ اُس کے تین سو تیرہ ((313 اصحاب ہوں گے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہوں پر ’’آئینہ کمالاتِ اسلام‘‘ میں بھی اور ’’انجامِ آتھم‘‘ میں بھی 313 صحابہ کا ذکر کیا ہے جن کو حدیث کے مطابق بدر کے صحابہ کے نام سے موسوم کیا ہے، اُن میں مرزا محمد افضل صاحب کے والد یہ منشی جلال الدین صاحب بھی تھے۔ تو کہتے ہیں) جبکہ وہ نوشہرہ چھاؤنی میں تھے ایک مبشر خواب کی بناء پر جو متواتر تین روز دیکھا۔ مجھے (یعنی ان کو، مرزا افضل صاحب کو جو کہتے ہیں اُس وقت مَیں خورد سال ہی تھا، چھوٹا سا تھا) ایک دوست کے حوالے کر کے مہدی موعود کی تلاش میں رخصت لے کر نکلے۔ جہلم کے مقام پر اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب کا اشتہار ملا۔ مطالعہ کیا اور منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہوئے۔ قادیان ایک گمنام گاؤں تھا۔ پوچھ پوچھ کر وہ بٹالہ پہنچے مگر یہاں میاں صاحب بٹالہ کے ایماء پر (شاید وہاں کسی صاحب نے اُن کو روکا یا بددل کیا ہوگا، وہ واپس چلے گئے بہرحال) واپس چلے گئے۔ (فوج میں تھے) اور اس کے بعد کابل لڑائی پر چلے گئے۔ وہاں سے واپسی پر ایک نادم دل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا کیا آپ وہی منشی جلال الدین صاحب ہیں جن کے کابل سے خط آتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 224 از روایات حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ)

(ان کو اللہ تعالیٰ نے کئی دفعہ رہنمائی فرمائی تھی لیکن پھر بھی کیونکہ مخالفین تو روڑے اٹکانے والے ہوتے ہیں۔ ان کو اُس وقت تو قبولیت کی توفیق نہیں ملی لیکن نیت سے جو نکلے تھے اور بہرحال سعادت تھی، تو اللہ تعالیٰ نے بعد میں موقع دیا)۔

حضرت محمد عبداللہ صاحبؓ جلد ساز ولد محمد اسماعیل صاحب جن کا بیعت کا سن مئی 1902ء ہے اور 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ کہتے ہیں جو کچھ مجھے ملا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مَیں نے بچپن میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ مبارک رؤیا میں دیکھی تھی کہ مَیں اپنے آپ کو پرندوں کی طرح اُڑتا ہوا دیکھتا ہوں اور مشرق کی طرف اُڑ

رہا ہوں اور آگے جا کر دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ ہیں جن کی داڑھی اور سر کے بال مہندی سے رنگے ہوئے ہیں۔ جب 1903ء میں حاضر ہوا وہ شکل جو بچپن میں میں اُڑتے ہوئے دیکھی تھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 241 از روایات حضرت محمد عبداللہ صاحبؓ جلد ساز)

حضرت رحمت اللہ صاحبؓ جن کی بیعت بذریعہ خط 1901ء میں ہوئی، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ قریب آ گیا۔ خاکسار نے دعائے استخارہ کیا تو غنودگی میں چند مرتبہ زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ ''بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا'' (کہ اے جوانو! کوشش کرو کہ دین میں قوت پیدا ہو۔ یعنی خدمتِ دین کی طرف توجہ دو۔) کہتے ہیں کہ الحمدللہ! عاجز ہر جلسہ پر حضور کی موجودگی میں خدا کے فضل سے بمع احبابِ بنگہ حاضر ہوتا رہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 36 از روایات حضرت رحمت اللہ صاحبؓ)

حضرت خانزادہ امیر اللہ خان صاحبؓ جن کی بیعت بذریعہ خط 1904ء کی اور زیارت 1905ء یا 1906ء کی تھی، کہتے ہیں خواب کی باتیں حضرت مسیح موعود سے جبکہ میں قادیان میں گیا نہ تھا، (کیا باتیں تھی) دن کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم تین احمدی ہیں۔ یہ عاجز، امیر اللہ احمدی اور بابو عالمگیر خان مرحوم، غیر مبائع دلاور خان (میرا خیال ہے غیر مبائع دلاور خان ہوں گے۔) جنوب کی قطار میں کھڑے ہیں۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ اوّل نور الدین علیہ الرحمۃ رُو بہ شمال کھڑے ہیں۔ مسیح علیہ السلام نے ہاتھ بڑھا کر میرے سینے کی طرف انگلی کر کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ ''یہ جنتی ہے''۔ پھر دوسرے احمدی کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے ''یہ بھی''۔ تیسرے کی نسبت کچھ نہ کہا۔ چونکہ مسیح موعود کی طرف مَیں ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا مَیں تمیز نہ کر سکا کہ ہر دو احمدیوں میں سے مسیح موعود کا اشارہ کس کو تھا۔ اس کے بعد نظارہ اچانک بدل گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ہم چار احمدی ایک یہ راقم اور مولوی عطاء اللہ مرحوم، عالمگیر خان، غیر مبائع دلاور خان اکٹھے بیٹھے ہیں، جس طرح روٹی کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ ہم آپس میں کہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں باز ہوں، کوئی کہتا ہوں میں کاؤس ہوں، ایک کہتا ہے میں کبوتر ہوں، دوسرا کہتا ہے میں چکور ہوں۔ اتنے میں خلیفہ اول تشریف لائے۔ فرمایا تم اس کے لئے نہیں پیدا ہوئے کہ میں باز ہوں، کاؤس ہوں، کبوتر ہوں، چکور ہوں، کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ تیسرے کلمہ پڑھنے پر (دو تین دفعہ کلمہ پڑھا) بیدار ہوا خواب سے۔ ظہر کا وقت تھا، ایک بالشت بھر سایہ دیوار کا تھا۔ جب اگلے سال میں قادیان گیا تو وہی حلیہ خواب میں مسیح کا اور خلیفہ اول کا پایا۔ الحمدللہ

دوسرا خواب کہتے ہیں کہ قادیان میں خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانے میں بائیس دن زیرِ علاج خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکیم الامت، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور دو اور احمدی ڈاکٹروں سے میری تشخیص کروائی۔ (یہ ان کا علاج کر رہے تھے) اُنہوں نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں خوش ہوا۔ رات کو مہمان خانے کے کمرے میں مسیح موعود علیہ السلام میرے سرہانے کھڑے فرما رہے تھے (رات کو خواب دیکھی) کہ آپریشن نہیں طاعون ہے اور تعبیر بھی مجھے سمجھایا گیا کہ طاعون بمعنی موت ہے۔ میں نے صبح خلیفہ اوّل کو خواب کا ذکر کیا۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا۔ مسیح موعود درست فرماتے ہیں۔ آپریشن نہیں چاہئے۔

تیسری خواب بھی ایک بیان فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں اپنے گھر میں خواب میں دیکھا کہ میں نے دوسرے روز جلسہ سالانہ پر جانے کا ارادہ کیا تھا۔ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ حامد علی کا بھی خیال رکھنا۔ چنانچہ میں نے جلسہ سالانہ قادیان پر جا کر ایک روپیہ حامد علی صاحب خادم مسیح موعود علیہ السلام کو دیا۔ (یہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد کا ذکر ہے) کہتے ہیں میں نے حامد علی صاحب خادم مسیح موعود کو لکھا کہ رؤیا میں مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ حامد علی کا بھی خیال رکھنا۔ پس یہ ایک روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حامد علی صاحب روئے۔ (اس بات کو سن کر وہ روئے۔) کہنے لگے کہ انبیاء کیسے رحیم و کریم ہوتے ہیں۔ اپنے خادم کا بھی اُنہیں فکر ہے۔ پھر اپنے پیارے بیٹوں کا اُنہیں فکر نہ ہوگا جو لاہور میں ایک بے شرم اور اس کے ہم خیال مسیح علیہ السلام کے اہلِ بیت پر ناجائز حملے کرتے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 77 تا 79۔ از روایات حضرت خان زادہ امیر اللہ خان صاحبؓ)

اُس وقت غیر مبائعین جو لاہور ہی چلے گئے تھے، اُن کا پھر خواب میں اُن کو (خیال) آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا اپنے بیٹے کی فکر نہیں ہوگی؟ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف اشارہ ہے۔ اس بات پر ان کو مزید یقین پیدا ہوا کیونکہ اُس زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت پر کافی فتنہ تھا)۔

حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ ٹیلر ماسٹر بیان کرتے ہیں۔ (1900ء کی ان کی بیعت ہے) کہ بیعت کی تحریک اس طرح پیدا ہوئی تھی کہ ہمارے بھائی غلام رسول صاحب ہم سے پہلے احمدی ہو چکے تھے مگر اَن پڑھ تھے۔ مَیں جب دوکان سے اپنے گھر کی طرف جاتا تھا تو راستے میں اُن سے ملا کرتا تھا۔ اُن کے ساتھ سلسلے کی باتیں بھی ہوتی تھیں۔ میں چونکہ مخالف تھا اس لئے اُن کو جھوٹا کہا کرتا تھا۔ لیکن جب گھر آ کر سوچتا تو نفس کہتا کہ گو یہ اَن پڑھ ہے مگر ان کی باتیں لاجواب ہیں۔ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے جو مَیں نے پڑھے، اُن کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اس پر مَیں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ مَیں اپنی چارپائی سے اُٹھ کر پیشاب کرنے گیا ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ کھڑکی کھلی ہے۔ مَیں حیران ہوا کہ آج یہ کھڑکی کیوں کھلی ہے۔ مَیں جب کھڑکی کی طرف گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ ہاتھ میں کتاب لئے پڑھ رہے ہیں۔ مَیں نے سوال کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے اور ہم تمہارے لئے ہی لائے ہیں۔ جب انہوں نے کتاب دی تو مَیں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تختی کی کتاب ہے۔ مَیں نے اُن کے ٹریکٹ دیکھے ہیں وہ تو بڑی تختی کے ہوتے ہیں۔ وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب نے یہ کتاب چھوٹی تختی کی چھپوائی تھی۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں نے خیال کیا کہ شاید رات کو مَیں دعا کر کے ان خیالات میں سویا تھا، یہ اُن کا ہی اثر ہوگا۔ مگر جب مَیں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر کی طرف آیا تو غلام رسول کی دوکان پر ایک شخص بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ مَیں نے کہا یہ کونسی کتاب ہے جو پڑھ رہے ہو؟ میاں غلام رسول صاحب نے اُس کے ہاتھ سے کتاب لے کر میرے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے یہ کتاب آپ کے لئے ہی مَیں لایا ہوں، یہ آپ لے لیں۔ مَیں نے کتاب کو دیکھ کر کہا کہ یہ کتاب رات خواب میں مجھے مل چکی ہے۔ اس پر مَیں نے ازالہ اوہام کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھا اور اپنے دل سے سوال کیا کہ اب بھی تمہیں کوئی شک و شبہ باقی ہے۔ میرے دل نے جواب دیا کہ اب کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ اس لئے مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 118-117 از روایات میاں میراں بخش صاحبؓ ٹیلر ماسٹر)

(یعنی چند گھنٹوں کے اندر اندر خواب پوری بھی ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق بھی دی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ جائیں۔)

حضرت محمد فاضل صاحبؓ ولد نور محمد صاحب، 1899ء کی ان کی بیعت ہے، کہتے ہیں کہ ایک دن گھر میں تھا، مولوی شیخ محمد (ان کا کوئی مولوی تھا) غیر مقلد جو میرا سالا تھا، ملنے کے لئے آیا اور اُنہوں نے مجھے ایک رسالہ دیا جس کا نام شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی اٰخر الزمان تھا۔ رات کا وقت تھا، مجھے شوق ہوا کہ کب دن ہو اور میں اُسے پڑھوں۔ جب صبح ہوئی تو مَیں نے نماز سے فارغ ہو کر ایک علیحدہ کوٹھڑی میں چارپائی پر لیٹ کر رسالے کو پڑھنا شروع کیا تو کوئی تین صفحے پڑھے ہوں گے کہ مجھے غنودگی ہوگئی۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سرہانے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آ کر بیٹھ گئے ہیں اسی چارپائی پر اور اپنے دہنِ مبارک سے اپنے لعاب نکال کر میرے منہ میں ڈالتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے ڈالتے ہیں تو میں اُس کو گھونٹ کی طرح نگل گیا۔ اُس وقت مجھے اس طرح معلوم ہوا کہ میرے دل سے فوارے نکل رہے ہیں اور سرور سے سینہ بھر گیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ اس سے میرے دل میں یقین زیادہ ہو گیا اور محبت کی آگ بہت تیز ہوگئی۔ اور میرے قلب میں اضطراب اور عشاقِ جہاں جاتا رہا، اضطراب جاتا رہا اور جب بھی میں اکیلا چلتا اکثر میری زبان پر یہ شعر جاری ہوتا۔

پھرتا ہوں تجھ بن صنم ہو کے دیوانہ ہوبہو
شہر بہ شہر دیہہ بہ دیہہ خانہ بہ خانہ کُو بہ کُو

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 230-231 از روایات حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

یہ کتاب ''شہادۃ القرآن'' جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔، اُس میں کسی اعتراض کرنے والے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ حدیثوں سے کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ آپ سچے ہیں۔ حدیثیں تو بعض اس قابل بھی نہیں ہیں کہ اُن پر یقین کیا جائے۔ تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب لکھی تھی اور تمام شبہات دور فرمائے۔ اُس شخص کی تو تسلی نہیں ہوئی لیکن بہر حال اُس کی اس کتاب سے بہتوں کا فائدہ ہو گیا۔

حضرت شیخ عطاء محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں بیان کرتے ہیں کہ خواب آیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بٹالہ کی سڑک پر ٹہلتے ہیں جو تحصیل کے محاذ میں ہے۔ (یعنی سامنے ہے۔) حضور نے مجھ کو ایک روپیہ دیا اور ملکہ کی تصویر پر کراس لگا دیا، کانٹا پھیر دیا، خط کھینچ دیا اور فرمایا کہ اس کو خزانے میں دے آؤ۔ جب یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی گئی تو حضور نے فرمایا کہ ملکہ مسلمان نہیں ہوگی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 10 صفحہ 355 از روایات حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں)

میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل صاحب روایت کرتے ہیں، (اُن کی بیعت 1892ء کی ہے) کہ چوہدری عبدالرحیم صاحب ابھی غیر احمدی ہی تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑی مرمت کے لئے میرے پاس آئی ہے۔ کہتے ہیں چنانچہ اتفاق سے مَیں نے (یعنی میاں مغل صاحب نے) یہ گھڑی اُن کو مرمت کے لئے دی۔ (یہ وہ گھڑی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گھڑی تھی اور حضرت اماں جان نے ان کو دی تھی۔ جس شخص نے خواب دیکھی وہ غیر احمدی تھے۔ اُس وقت احمدی نہیں ہوئے تھے، انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑی اُن کے پاس مرمت کے لئے آئی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مغل صاحب نے ایک گھڑی مرمت کے لئے، ان صاحب کو دی جنہوں نے خواب دیکھی تھی۔ جب انہوں نے وہ گھڑی کھولی تو مرمت کرنے والے کہنے لگے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑی ہے۔ بالکل وہی نقشہ ہے جو مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 19 از روایات حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل)

حضرت امیر خان صاحبؓ جن کی 1903ء کی بیعت ہے، فرماتے ہیں کہ 1902ء میں مَیں نے خواب کے اندر مسجد مبارک کو ایک گول قلعہ کی شکل میں دیکھا جس کے اندر بہت سی مخلوق تھی اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک سرخ جھنڈی تھی۔ اور اُن میں سے ایک شخص جو سب سے بزرگ تھا، وہ اوپر کی منزل میں تھا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا سرخ جھنڈا تھا۔ کسی نے مجھے کہا کہ آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں تو نہیں جانتا۔ تب اُس نے کہا یہ تیرا کابل کا بھائی ہے۔ اس قلعہ کے برجوں میں ایسے سوراخ تھے کہ جن سے بیرونی دشمن پر بخوبی نشانہ لگ سکتا تھا مگر باہر والوں کا بوجہ اوٹ کے کوئی نشانہ نہیں لگ سکتا تھا اور قلعہ کے باہر گرد و غبار کا اس قدر دھواں تھا کہ مشکل سے آدمی پہچانا جاتا تھا۔ اور گدھوں، خچروں اور اونٹوں کی آوازوں کا اس قدر شور تھا کہ مارے دہشت کے دل بیٹھا جاتا تھا۔ جب میں قلعہ سے باہر نکلا (یہ خواب بیان فرما رہے ہیں) تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر طرف مُردے ہی مُردے پڑے ہیں جن کو اُٹھا اُٹھا کر قلعہ میں لایا جا رہا ہے۔ جب میں قلعہ سے ذرا دور فاصلے پر چلا گیا اور شور وغل نے مجھے پریشان سا کر دیا تو مَیں گھبرا کر قلعہ کی طرف فوراً لوٹا اور قلعہ میں داخل ہونے کے لئے دروازے کی تلاش کرنے لگا مگر کوئی دروازہ نہ ملا۔ مَیں اسی تلاش میں تھا کہ اتنے میں مَیں نے ایک شخص مسکین صورت، نیک سیرت کو دیکھا۔ وہ بھی قلعہ کے اندر داخل ہونے کے لئے سعی کر رہا ہے مگر دروازہ اُسے بھی نہیں ملتا۔ ابھی ہم اسی جستجو میں تھے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ قلعہ کے اوپر جو چبوترہ ہے اُس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہٗ ابی وامّی، جماعت نماز کرا رہے ہیں (باجماعت نماز وہاں ہو رہی ہے) یہ دیکھ کر ہم دونوں بے تاب اور بیقرار ہو گئے۔ اسی اضطراری حالت میں کہتے ہیں کہ مَیں نے دوسرے ساتھی کے گلے میں اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر ''اَللّٰہ ھُو'' کا ذکر جس طریق سے کہ مجھے میرے پیر سید غلام شاہ صاحب نے بتلایا ہوا تھا، کرنا شروع کر دیا۔ جس کی برکت سے ہم دونوں پرواز میں آئے اور اُڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں جانب پہلی صف میں جہاں کہ صرف دو آدمی کی جگہ خالی تھی کھڑے ہو کر سجدہ میں شامل ہو گئے اور سجدہ کے اندر میں اپنی اس خوش نصیبی کو محسوس کرتے ہوئے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب اور پہلی صف میں جگہ میسر آئی، اس قدر رقّت پیدا ہوئی اور اس زور سے اَللّٰہ ھُو کا ذکر جاری ہوا کہ جب مَیں اسی حالت میں بیدار ہوا تو سانس بہت ہی زور سے آ رہا تھا۔ اور آنکھوں سے آنسوؤں کا تار جاری تھا اور سانس اس قدر بلند تھا کہ اس سانس کو سن کر گھر والے بھی بیدار ہو گئے اور مجھے پوچھنے لگے۔ کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ مگر چونکہ ابھی اَللّٰہ ھُو کا ذکر برابر جاری تھا اور سانس زور زور سے نکل رہا تھا، اس کی وجہ سے میں اُنہیں کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اس لئے میں جوش کو فرو کرنے کے لئے اور پردہ پوشی کے لئے اندر سے صحن میں چلا گیا اور جب حالت درست ہوئی تو مَیں پھر اندر آیا اور چارپائی پر لیٹ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 126-125 از روایات حضرت امیر خان صاحبؓ)

پھر آگے انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ اس کا اثر ہوا اور کچھ عرصے کے بعد اُن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی توفیق بھی عطا فرمائی۔

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؓ پیدائشی احمدی تھے، 1903ء میں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں مَیں نے سب سے پہلے حضرت اقدس کو اُس وقت دیکھا جب حضور جہلم تشریف لے جا رہے تھے۔ واپسی پر بھی دیکھا تھا۔ پھر لاہور 1904ء میں، پھر 1905ء میں مَیں قادیان گیا۔ قادیان جانے سے پہلے مجھے ایک خواب آئی تھی جس کا مفہوم یہ تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب گھر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور گھر میں صرف مَیں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ دیکھا کہ دو آدمی دروازے پر آئے، دستک دی اور آواز دی۔ مَیں نے باہر نکل کر دروازہ کھولا۔ وہ دونوں میری درخواست پر اندر تشریف لے آئے۔ مَیں نے دیکھا کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک دری اور تین کرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ سامنے ایک میز بھی پڑی ہے۔ میں نے اُن (یعنی دو مہمان جو آئے تھے) کو کرسیوں پر بٹھا دیا۔ خواب میں چھوٹی ہمشیرہ کو کہا کہ اُن کے لئے چائے تیار کرو۔ وہ کوٹھے پر ایندھن لینے کے لئے گئی (اُس زمانے میں جو طریقہ تھا، گیس وغیرہ تو ہوتی نہیں تھی۔ لکڑیاں یا جو بھی جلانے کی چیزیں اوپر پڑی ہوتی تھیں، وہ لینے گئی) تو سیڑھیوں میں ہی تھی کہ ایک سیاہ رنگ کا اچھے قد و قامت کا سانڈ اندر آیا اور اُن آدمیوں کو دیکھ کر فوراً واپس ہو گیا اور سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ میں نے شور ڈال دیا کہ میری ہمشیرہ کو مار دے گا۔ شور سن کر پہلے سیاہ داڑھی والے مہمان اٹھنے لگے ہیں مگر سرخ داڑھی والے نے کہا کہ چونکہ یہ کام آپ نے میرے سپرد کیا ہوا ہے اس لئے یہ میرا کام ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ مَیں بھی پیچھے ہو لیا۔ ہمشیرہ دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ اُسے کچھ خراش لگی ہے مگر زخم نہیں لگا۔ ہم اوپر چلے گئے۔ سانڈ ہماری مغربی دیوار پر انجن کی شکل میں تبدیل ہو گیا (اُس کی شکل بدل گئی) اور دیوار پر آگے پیچھے چلنے لگا۔ جب دیوار کے آخری کونے پر پہنچا تو اس مہمان نے سوٹا مارا اور پیچھے کی طرف گر کر چور چور ہو گیا۔ ہم واپس آ گئے اور وہ مہمان پھر کرسی پر بیٹھ گئے اور چائے پی۔ مجھے بھی انہوں نے پلائی۔ چائے پینے کے بعد کچھ دیر وہ بیٹھے رہے، باتیں کرتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ برخوردار ہمیں دیر ہو گئی ہے، اجازت دو تا کہ ہم جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ آپ کون ہیں؟ تا میں اپنے والد صاحب کو بتا سکوں۔ میری اس عرض پر وہ دونوں خفیف سے مسکرائے۔ کالی داڑھی والے نے کہا کہ میرا نام محمد ہے اور ان کا نام احمد ہے۔ میں نے یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ پھر مجھے کچھ بتائیں۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک کلمہ کہا جو مجھے یاد نہ رہا مگر اُس کا مفہوم جو اُس وقت میرے ذہن میں تھا وہ یہ تھا کہ تیری زندگی کے تھوڑے دن بہت آرام سے گزریں گے۔ پھر مَیں نے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا کہ اپنے باپ کو ہمارا السلام علیکم کہہ دینا۔ وہ باہر نکل گئے۔ میں نے اُن کو رخصت کیا۔ اُن کے جانے کے بعد خواب میں ہی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب آ گئے۔ (خواب ابھی چل رہی ہے) میں نے سارا قصہ سنایا۔ وہ فوراً باہر گئے۔ اتنے میں کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی جس کا باعث یہ ہوا کہ میرے باپ نے آواز دی کہ اُٹھو اور نماز پڑھو۔ میں نے اپنے والد صاحب کو یہ خواب سنائی۔ اُس دن جمعہ تھا۔ جمعہ کے وقت میں نے منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کو وہ خواب سنائی۔ انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں خود لکھ کر یا مجھ سے لکھوا کر بھیج دی۔ چند روز کے بعد کہا کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ جلسہ پر اس لڑکے کو ساتھ لے کر آؤ۔ چنانچہ جلسہ پر میں گیا۔ جب ہم مسجد مبارک میں گئے تو دو تین بزرگ بیٹھے تھے۔ ہم نے اُن سے مصافحہ کیا۔ اتنے میں حضرت اقدس تشریف لائے۔ ہم کھڑے ہو گئے۔ مصافحہ کیا۔ پھر حضور بیٹھ گئے۔ منشی احمد دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ وہ لڑکا ہے جس کو خواب آئی تھی۔ حضور نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا اور فرمایا کہ وہ خواب سناؤ۔ چنانچہ میں نے وہ خواب سنائی۔ پھر اندر سے کھانا آیا۔ حضور نے کھایا اور دوستوں نے بھی کھایا۔ جب حضرت اقدسؑ کھانا کھا چکے تو تبرک ہمارے درمیان تقسیم فرما دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 111 تا 113 از روایات حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؓ)

حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے 1906ء میں بیعت اور 1908ء میں زیارت کی تھی۔ کہتے ہیں غالباً بارہ تیرہ سال کی عمر تھی کہ خواب میں اپنے آپ کو موضع یاڑی پورہ میں پایا۔ اُس وقت تک میں یاڑی پورہ سے نا آشنا تھا۔ (پتہ نہیں تھا کہ یاڑی پورہ کیا جگہ ہے)۔ کہتے ہیں دیکھا کہ ہزاروں لوگ جمع ہو گئے ہیں اور اس جگہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ اُس جگہ ایک ٹیلہ جو قریباً چھ سات گز اونچا تھا نظر آیا۔ اور اُس پر ایک صاحب بیٹھے ہیں اور لوگ اُس ٹیلے کے نیچے سے اُن کی زیارت اور آداب کر کے گزرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو مجھے کہا گیا کہ یہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو مَیں نے کمال مسرت سے بے تحاشا ٹیلے پر چڑھ کر اور اُن کے سامنے کھڑا ہو کر السلام علیکم عرض کیا اور حضور نے وعلیکم السلام فرمایا اور میں نزدیک ہو کر اُن کے سامنے بیٹھ گیا تو یک لخت میرے دل میں وہی ہمیشہ کی آرزو یاد آ گئی تو میں نے دل میں کہا کہ اب ان سے بڑھ کر مجھے اور کس پیر یا

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

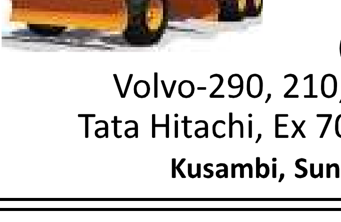
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

رہبر کی ضرورت ہے۔ میں انہی سے بیعت کروں گا۔ مَیں نے عرض کی کہ یا حضرت مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں تو حضور نے فرمایا اچھا ہاتھ نکالو۔ تو مَیں نے ہاتھ نکالا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے دستِ مبارک میں پکڑا اور فرمایا کہ کہو، اَللّٰہُ رَبِّیْ۔ تو مَیں نے اَللّٰہُ رَبِّیْ کہا۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا۔ بیدار ہونے پر مجھے نہایت افسوس ہوا کہ مَیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا تھا مگر افسوس کہ جلدی بیدار ہو گیا۔ وہ مقدس صورت ہمیشہ میرے سامنے آ جاتی تھی اور رُخِ منوّر کا عکس میرے لوحِ دل سے کبھی محو نہ ہوتا تھا۔ گویا میرے دل پر وہ نقشہ جم گیا تھا۔ آگے لکھتے ہیں کہ اس رؤیا کی تعبیر آگے کھل جائے گی۔ پھر بڑا لمبا عرصہ گزر گیا۔ (اس عرصے کے مختلف حالات انہوں نے بیان کئے ہیں) کہتے ہیں آخر ان کو قادیان جانے کا موقع ملا۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار ہوا تو کہتے ہیں کہ جب میری نظر چہرہ مبارک پر پڑی تو مجھے وہی خواب والا نقشہ یاد آیا۔ یعنی ہو بہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہی صورت دیکھی جو مَیں نے خواب مذکور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھی تھی۔ ایک سرِ مُو تفاوت نہ تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 42-41و46-45۔ از روایات حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ)

حضرت چوہدری غلام احمد خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ مئی 1908ء میں انہوں نے زیارت کی تھی لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ 1909ء میں انہوں نے خلیفہ اوّل کی بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ 1905ء کے موسمِ سرما کا ذکر ہے جبکہ مَیں آٹھویں جماعت میونسپل بورڈ سکول راہواں ضلع جالندھر میں تعلیم پاتا تھا کہ ایک شب میں نے رؤیا دیکھا کہ میں اور ایک اور لڑکا مسمّی عبداللہ قوم جٹ جو کہ میرا ہم جماعت تھا، کھیل کود یعنی ورزش کے میدان سے اپنی جائے رہائش (بورڈنگ ہاؤس اہلِ اسلام جو کہ شہر میں بڑے بازار کے نزدیک ہوا کرتا تھا) کو آ رہے تھے۔ چونکہ وہ میدان شہر کی جانبِ شمال واقع ہے اس لئے ہم شہر میں شمالی سمت سے داخل ہونے والے تھے کہ وہاں ایک گلی میں آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دکھائی دیئے۔ حضور کا رُخ شہر کی طرف تھا۔ اس واسطے میں شہر کی طرف پیٹھ کرتا ہوا اور اپنا رُخ جانبِ شمال کرتا ہوا حضور کی طرف بڑھا اور السلام علیکم کہا اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ حضور کے سر پر سفید پگڑی نہایت سادگی سے بندھی ہوئی تھی۔ کالا لمبا چوغہ اور سفید پاجامہ زیب تن تھا۔ گندمی رنگ تھا، بال سیدھے تھے، آنکھیں ٹوپی دار تھیں۔ پیشانی فراخ اور اونچی تھی، بڑھی ہوئی اونچی ناک تھی۔ ریشِ مبارک کے بال سیدھے اور لمبے اور سیاہ تھے۔ چہرے پر کوئی شکن نہیں تھا بلکہ خوبصورت نورانی اور چمکدار تھا۔ قد درمیانہ تھا۔ خواب میں حضور سرورِ کائنات سے ملاقات کر کے دل میں لذت اور سرور حاصل ہوتا تھا اور دل نہایت خوش و خرم تھا۔ یہاں تک کہ بیداری پر بھی وہی لذت اور سرور موجود تھا۔ خواب کا دل پر ایسا گہرا نقش ہوا کہ میں آج یہ سطور لکھتا ہوا بھی اس پاک نظارے سے محظوظ اور مسرور ہو رہا ہوں اور اس کا دل سے مٹنا ممکن نہیں۔ تبلیغِ احمدیت تو مجھے ہو چکی تھی (تبلیغ ان کو ہو چکی تھی لیکن احمدی نہیں تھے) کہتے ہیں تبلیغِ احمدیت تو مجھے ہو چکی تھی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا اور بعض ابتلاؤں میں بھی اس ایمان پر قائم رہ چکا تھا (یہ بیعت کر چکے تھے) مگر بعد ازاں بعض وجوہات سے پھر مخالف ہو گیا۔ (پہلے انہوں نے بیعت کی لیکن پھر بعد میں بیعت سے ارتداد اختیار کر لیا۔ کہتے ہیں مَیں مخالف ہو گیا) حتی کہ اس خواب سے اڑھائی سال بعد جب مَیں نے حضرت مسیح موعود کو بتاریخ 18/مئی 1908ء لاہور میں پہلی دفعہ دیکھا تو مجھے فوراً مذکورہ بالا خواب یاد آ گیا، کیونکہ خواب میں جس شخص کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا تھا بعینہٖ وہی شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نظر آ رہا تھا۔ دونوں کا حلیہ اور لباس ہو بہو ملتا تھا۔ سرِ مُو کے برابر فرق نہ تھا۔ وہی تمام جسم، وہی گندمی رنگ، وہی سیدھے بال، وہی پگڑی اور اُس کی وہی بندش اور وہی کالا لمبا چوغہ اور وہی سفید پاجامہ، غرضیکہ ہو بہو وہی شخص تھا جس کو مَیں نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا تھا۔ البتہ میرے ہم جماعت عبداللہ کے بجائے میرے ہمراہ چوہدری عبدالحئی خان صاحب احمدی کاٹھگڑی جو کہ اب پنشنر پوسٹ ماسٹر ہیں، تھے۔ اور دراصل عبدالحئی، عبداللہ ہی تھا جس نے مجھے اُس وقت اشارہ کیا کہ مصافحہ کر لو۔ چنانچہ میں نے اُن کے ارشاد پر حضرت مسیح موعود کو السلام علیکم عرض کیا اور جواب میں وعلیکم السلام سنا کیونکہ میرے اور حضرت مسیح موعود کے درمیان چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس واسطے جب مَیں نے کھڑے ہو کر حضور سے مصافحہ کے واسطے ہاتھ آگے بڑھایا اور حضور تک میرے ہاتھ پہنچ نہ سکے تو کہتے ہیں پھر آپ نے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زانوؤں کے بل کھڑے ہو کر اس عاجز کو مصافحہ بخشا۔ السلام علیکم اور وعلیکم السلام کا تبادلہ مصافحہ کے وقت ہی ہوا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 113 تا 115۔ از روایات حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحبؓ)

میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل صاحب فرماتے ہیں۔ مرزا ایوب بیگ صاحب صبح کو میرے پاس آئے۔ آواز دی، عبدالعزیز! عبدالعزیز! میں نیچے آیا۔ کہنے لگے میری خواب سنیں۔ اس لئے سنانے آیا ہوں کہ مَیں صبح کی نماز پڑھ رہا تھا کہ میری حالت بدل گئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تیزی سے تشریف لا رہے ہیں اور میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کہاں تشریف لے چلے ہیں۔ فرمایا مرزا غلام احمد کی حفاظت کے لئے قادیان چلا ہوں۔ اس کے بعد ایوب بیگ نے کہا کہ خدا معلوم آج قادیان میں کیا ہے؟ شام کو خبر پہنچی کہ حضرت صاحب کے گھر کی تلاشی ہوئی ہے، لیکھرام کے قتل کے سلسلے میں (جو تلاشی تھی اُس کے لئے پولیس وغیرہ آئی تھی۔ وہ تلاشی تھی)۔ ان لوگوں کو نہیں پتہ تھا۔ خواب میں اللہ تعالیٰ نے پہلے بتا دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 21-20 از روایات حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل)

یہی روایت حضرت سید محمد شاہ صاحبؓ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی تلاشی لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں ہوئی۔ ہم ایک دن یہاں لاہور میں لنگے منڈی والی مسجد میں مرزا ایوب بیگ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ مرزا صاحب مرحوم کی عمر اُس وقت سترہ اٹھارہ سال کی تھی، (بڑے نیک نوجوان تھے۔ مرزا ایوب بیگ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑی تعریف فرمائی ہوئی ہے) سلام پھرنے کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سجدے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ فوجی لباس میں ہیں۔ ہاتھ میں تلوار ہے اور بھاگے بھاگے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد کی آج تلاشی ہونی ہے۔ مَیں قادیان اُن کی حفاظت کے لئے جا رہا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 242 از روایات حضرت سید محمد شاہ صاحبؓ)

حضرت امیر خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 31/جنوری 1915ء کو مَیں نے خواب میں بادشاہوں کو احمدیوں سے مخاطب ہو کر کہتے سنا کہ اب ہم بادشاہی نہیں کر سکتے اور بادشاہی احمدیوں کو دیتے ہیں۔ مگر احمدیوں کو چاہئے کہ بذریعہ تبلیغ کے پہلے عوام الناس کو اپنا ہم خیال بنا لیں۔ پھر یہ کام بآسانی ہو سکے گا۔ اور پھر مَیں نے اسی بنا پر (کہتے ہیں مَیں نے) خواب میں ہی ایک ہندوؤں کے گاؤں جا کر تبلیغ کی اور اوتاروں کے حالات اور نزولِ عذاب کے اسباب بیان کئے اور تمثیلاً کہا کہ دیکھو کرشن علیہ السلام کے وقت میں کیسی خطرناک جنگ ہوئی تھی اور عذاب آیا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 150 از روایات حضرت امیر خان صاحبؓ)

پس یہ جو بات ہے یہ آج بھی قائم ہے کہ حکومتیں ملنی ہیں۔ تبلیغ کے ذریعہ سے اور دعاؤں کے ذریعہ سے فتوحات ہونی ہیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت 1896ء کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ مقدس کے بعد (جو عیسائی سے جنگ تھی اور debate ہوئی تھی) جو بمقام امرتسر مسیح صاحبان اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان تحریری مباحثات کے رنگ میں واقعہ ہوا تھا۔ میرے والد مکرم کے پاس ایک جھمگٹا رہنے لگا اور روزمرہ اس کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی۔ اس مباحثے کے اختتام پر حضور نے عبداللہ آتھم کے متعلق ایک پیشگوئی فرمائی تھی۔ جب اس پیشگوئی کی مقررہ میعاد میں صرف دو تین روز باقی رہ گئے تو مخالفین نے کہنا شروع کیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ بھلا کس طرح ہو سکتا ہے کہ ڈپٹی آتھم ایسا صاحبِ اختیار آدمی جو اپنی حفاظت کے لئے ہر قسم کے ضروری سامان نہایت آسانی سے مہیا کر سکتا ہے اور پولیس کا ایک دستہ اپنے پہرے کے لئے مقرر کرا سکتا ہے، کسی کی سازش کا نشانہ بن سکے۔ میرے والد صاحب کو یہ باتیں سخت ناگوار گزرتی تھیں اور اُن لوگوں کے طنزیہ فقروں کے جواب میں وہ کہہ اُٹھتے کہ میعادِ پیشگوئی کے پورا ہو جانے سے پہلے کوئی رائے زنی کرنا سخت بے باکی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اُس دن آفتاب

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

غروب نہ ہوگا جبتک کہ اسلامی فتح کے نشان میں یہ پیشگوئی اپنے اصلی روپ میں پوری نہ ہولے گی۔ایک دن باقی رہ گیا پھر خبر آئی کہ ابھی آتھم زندہ ہے۔کہتے ہیں میرے والد صاحب کی بے چینی اس خبر کو سن کر بہت ترقی کر گئی۔(بہت بڑھ گئی) وہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ جو پیشگوئی اسلامی فتح کے نشان کے طور پر کی گئی ہے وہ پوری ہونے سے قاصر رہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعداء خوش تھے لیکن میرے والد صاحب کے دل پر غم کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔اور وہ دعاؤں میں لگ گئے۔اُسی رات خدائے کریم وحکیم نے خواب میں اُن کو ایک نظارہ دکھلایا۔وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شکل ہے جو انسانی وجود معلوم ہوتا ہے۔اُس کے منہ پر بالخصوص اور باقی سارے جسم پر بالعموم کثرت کے ساتھ گھاس پھوس اور گرد وغبار پڑا ہوا ہے، اُس کا چہرہ بالکل نظر نہیں آتا۔اور باقی جسم سے بھی اُس کی شناخت ناممکن ہو رہی ہے۔ایک اور شخص ہے جس کی پیٹھ میرے والد صاحب کی طرف کو ہے لیکن اُس کا منہ اس گرد وغبار سے ڈھکے ہوئے وجود کی طرف ہے۔وہ نہایت احتیاط اور محنت اور محبت کے ساتھ ایک ایک کر کے اُس دوسرے شخص کے وجود پر سے تنکے اپنے ہاتھوں سے چُن چُن کر اُتار رہا ہے۔کچھ وقت کے بعد وہ تمام تنکوں کو اُٹھا کر پھینک دیتا ہے۔اور گرد وغبار سے اُس کے جسم کو صاف کر دیتا ہے۔اور جونہی کہ وہ تنکے وغیرہ سب اُتر کر گر جاتے ہیں۔اُن کے نیچے سے آفتاب کی طرح ایک ایسا روشن چہرہ نکلتا ہے جس کو دیکھنے کی آنکھیں تاب نہیں لاسکتیں۔اُسی وقت خواب میں ہی تفہیم ہوتی ہے کہ یہ مقدس انسان جس کے جسمِ مطہر سے تنکے دور کئے گئے ہیں، وہ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تنکوں کو دور کرنے والے صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔رات کو یہ نظارہ دیکھا۔صبح ہوتے ہی معاندینِ سلسلہ اکٹھے ہو کر پھر آئے اور کہنے لگے کہ دیکھئے صاحب، یہ کل آپ کیا کہہ رہے تھے۔کیا آپ کو معلوم ہے کہ آتھم ابھی زندہ ہے، مرا نہیں اور آپ کے مرزا کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔میرے والد صاحب نے کہا کہ تم کو جو خبر ملی ہے وہ غلط ہے۔آتھم یقیناً زندہ نہیں ہوگا اور اگر وہ زندہ ہے تو وہ اپنے رشتہ داروں اور اپنے دینی بھائیوں کے لئے ضرور مر چکا ہے۔اُس نے ان باتوں سے اگر توبہ نہیں کی تھی تو بہرحال دوبارہ اُس کا اظہار نہیں کیا۔جب تک تمام باتوں کی حقیقت نہ کھل جائے اپنے شکوک وابہامات کو خدا کے حوالے کریں۔رات جو میں نے نظارہ دیکھا ہے اگر تم بھی وہ دیکھ لیتے تو پھر تمہیں پتہ لگتا کہ یہ شخص جس کے خلاف تم لوگ زہر اُگل رہے ہو کس پایہ کا انسان ہے۔مَیں نے تو جب سے وہ خواب کا نظارہ دیکھا ہے اس سے میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ بہرحال یہ نشان اس طرز سے پورا ہو کر رہے گا کہ دنیا کو اپنی شوکت دکھا کر رہے گا۔پھر اَور بھی سینکڑوں ہزاروں نشان سیدنا حضرت مرزا صاحب کے وجود سے ظاہر ہوں گے جو دشمنانِ اسلام کی پیدا کردہ تمام روکوں کو توڑ کر رکھ دیں گے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 156-156 الف۔از روایات حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحبؓ)

پس اسلام کی جو خوبصورت تعلیم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح چہرہ دکھانا اور آپ پر لگائے تمام الزامات کو دور کرنا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی کام تھا۔اب یہ دیکھیں کہ یہ مقابلہ جو عبداللہ آتھم کے ساتھ تھا اُس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا دفاع کر رہے تھے اور بعض مسلمان کہلانے والے بلکہ اُن کے علماء بھی دوسروں کا ساتھ دے رہے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی سچائی ظاہر کرنا چاہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ دکھانا چاہتے ہیں اور یہ لوگ آپ کی مخالفت کر رہے تھے۔

اب آج یہ لوگ بڑے جلوس نکال رہے ہیں۔میلادِ نبی کی خوشیاں منا رہے ہیں تو حقیقی خوشی جشن منانے میں تو نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں، آپ کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے میں ہے۔آپؐ پر درود بھیجنے میں ہے۔پہلے میں نے ایک حوالہ پڑھا تھا کہ دین میں قوت پیدا کرو۔تو یہ دین میں قوت پیدا کرنا آج ہر مسلمان کا کام ہے اگر حقیقی مسلمان ہے۔اور وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کے ساتھ جڑ کر ہی ہو سکتا ہے۔آتھم کی بھی موت کچھ عرصہ تک تو ٹل گئی تھی لیکن چھ سات مہینے بعد، کیونکہ اُس نے ایک طرح کی توبہ کی تھی، اور اُن الفاظ کو دہرانے سے پرہیز کیا تھا، احتراز کیا تھا تو چند مہینہ کے بعد پھر وہ موت واقع ہوگئی۔تو یہی پیشگوئی تھی کہ اگرچہ کچھ دیر کے لئے موت ٹل تو سکتی ہے لیکن یہ واقعہ ضرور ہوگا۔اور وہ ہوا۔اور جیسا کہ میں نے کہا، ایک خواب سنائی تھی کہ حکومتیں اگر حاصل کرنی ہیں، دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے تو تبلیغ کے ذریعہ سے ہوگا، اس طرف بھی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کوئی نہیں جو دکھا سکے اور نہ کوئی ہے جو دکھا رہا ہے۔اور یہی آپ کی جماعت کا کام ہے۔پس اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے‘‘ صلی اللہ علیہ وسلم ’’(ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔اُس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دُنیا میں لایا۔اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے‘‘ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو)۔’’اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے۔اس آفتاب ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم مُنوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں‘‘۔(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

فرمایا: ’’وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءِ دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو‘‘۔

(اتمام الحجۃ۔روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

پس یہ تھا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ جب لوگوں نے مختلف خوابیں دیکھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں دیکھا۔یعنی دو وجود ایک ہی جان ہو گئے۔پس ہمارا بھی کام ہے کہ آج اور ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تَر رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔اسی طرح آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔جیسا کہ مَیں نے کہا آج جلسے بھی بڑے ہو رہے ہیں، جلوس نکل رہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت منائی جا رہی ہے لیکن وہاں آپ کی تعلیم کا اظہار نہیں ہو رہا۔ربوہ میں تو شاید اس وقت جو جلوس نکل رہے ہوں اُن میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دینے کے اور کچھ نہیں ہو رہا ہوگا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان نہیں ہو رہی ہوگی بلکہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی جا رہی ہوں گی۔جماعت کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی جا رہی ہوگی۔

پس ایک طرف تو یہ ان لوگوں کا سلوک ہے جو دنیا دار ہو چکے ہیں۔مسلمان کہلانے کے باوجود اسلام سے دور ہٹ چکے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا سلوک جو صحابہ کے ساتھ تھا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں ظاہر کر رہا ہے، اُن کو دکھا رہا ہے، اُن کی تسلی کرا رہا ہے اور آج بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ اسی طرح کے نظارے اپنے نیک فطرت اور سعید لوگوں کو دکھا رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ جماعت میں آ رہے ہیں، قبول کر رہے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں بیعت میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی غلامی کو اختیار کر رہے ہیں۔اللہ کرے کہ یہ لوگ جو مخالفین ہیں ان کی بھی آنکھیں کھلیں اور بجائے یہ نام نہاد مسلمان کہلانے کے حقیقی مسلمان بننے والے ہوں اور جو خدا تعالیٰ کی آواز ہے اُس کو سننے والے ہوں۔

❁❁❁

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت اہم تاریخی خطاب

یورپ کے رہنماؤں کو یہ جاننا چاہئے کہ یہ ایک حقیقت ہے اور اس بات کا احساس کریں کہ بین المذاہب ہم آہنگی اور برداشت پیدا کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ یہ اسلئے بھی ناگزیر ہے تا کہ ہر یورپین ملک کے درمیان اور خاص کر یورپین ممالک اور مسلم ممالک کے درمیان خیرخواہی کی فضا قائم ہو اور تا کہ دنیا کا امن تباہ نہ ہو۔

یقینا جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھنے والے اس سچی تعلیم کو جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(یورپین پارلیمنٹ (برسلز۔ بیلجیم) میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امن عالم کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کے حل پر مشتمل نہایت اہم، تاریخی اور بصیرت افروز خطاب)

اس تاریخی تقریب میں 30 یورپین ممالک کے 200 سے زائد حکومتی اور دوسرے اہم شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندگان کی شمولیت۔

یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب پر شرکاء کے تأثرات۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ یورپ بتاریخ ۴ر دسمبر ۲۰۱۲ بروز منگل یورپین پارلیمنٹ کی تاریخ میں اپنا پہلا تاریخی خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ کا یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا۔ ذیل میں اس کا اردو میں مفہوم الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: آپ سب معزز مہمانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اور امن وسلامتی نصیب ہو۔ سب سے پہلے مَیں اس تقریب کا انتظام کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھے موقع فراہم کیا کہ مَیں یہاں یورپین پارلیمنٹ میں آپ سب سے مخاطب ہوسکوں۔ مَیں تمام وفود کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو مختلف ممالک کی نمائندگی کر رہے ہیں اور اُن مہمانوں کا بھی جو بڑی تگ ودَو کر کے یہاں شریک ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ لوگ جو احمدیہ مسلم جماعت سے اچھی طرح واقف ہیں، یا بعض ایسے بھی جو کم واقف ہیں اور ان کے انفرادی طور پر احمدیوں سے رابطے ہیں، وہ اس بات سے بکلّی واقف ہوں گے کہ بطور جماعت ہم مسلسل دنیا کی توجہ امن کے قیام اور تحفّظِ عامہ کی طرف دلاتے رہتے ہیں۔ اور یقینا ہم اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی بساط کے مطابق پوری کوششیں کرتے ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے جب بھی کوئی موقع بنتا ہے مَیں ایسے معاملات پر باقاعدگی سے بات کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ امن کے قیام اور باہمی محبت کی طرف توجہ دلاتا ہوں، یہ کوئی ایسی نئی تعلیم نہیں ہے جو کہ احمدیہ جماعت لے کر آئی ہے حالانکہ سچ تو یہ ہے کہ امن اور باہمی موافقت کا قیام بانی جماعت احمدیہ کے آنے کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک مقصد تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ہر عمل ان تعلیمات کے مطابق ہے جو بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے 1400 سال بعد وہ اعلیٰ تعلیمات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے، بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت ان تعلیمات کو بھول چکی تھی اور حقیقی اسلام کو ازسرِ نو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مبعوث فرمایا، اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق تھا۔ مَیں آپ سب سے گزارش کرتا ہوں کہ جب میں دنیا میں امن اور ہم آہنگی کے قیام کے تعلق میں اسلامی تعلیمات پیش کروں گا تو اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ میں یہ بھی بیان کر دوں کہ امن وتحفظ کے اور بہت سے پہلو ہیں، جہاں ہر ایک پہلو اپنی جگہ انفرادی طور پر اہمیت کا حامل ہے وہاں یہ بھی نہایت اہم ہے کہ کس طرح ہر ایک پہلو دوسرے پہلو سے باہمی ربط رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر معاشرہ میں امن کے قیام کا سب سے بنیادی عنصر گھریلو سکون اور ہم آہنگی ہے۔ کسی بھی گھر کی صورتحال صرف گھر تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کا مقامی علاقہ پر گہرا اثر ہوتا ہے اور پھر اس علاقہ کا اثر وسیع تر علاقہ اور شہر کے امن پر پڑتا ہے۔ اگر گھر میں بے سکونی ہو تو اس کا اثر مقامی علاقہ پر ہوگا اور پھر اس مقامی علاقہ کا اثر قصبہ یا شہر پر ہوگا۔ اسی طرح ایک شہر کی امن کی صورتحال پورے ملک کی مجموعی صورتحال پر اثر انداز ہوگی اور پھر پورے ملک کی صورتحال ریجن یا تمام دنیا کے امن وسکون کو متاثر کرے گی۔ لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ اگر آپ امن کے صرف ایک پہلو کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں تو آپ کو دیکھنا ہوگا کہ اس کا دائرہ محدود نہیں ہے بلکہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی امن متاثر ہو وہاں دوبارہ سے امن بحال کرنے کے لئے ظاہری وجوہات اور در پردہ اصل وجوہات پر بنا کر کے مختلف حکمتِ عملیاں درکار ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب ہم اس بات کو ذہن میں رکھیں تو یہ واضح ہے کہ ان تمام مسائل پر تفصیلی بحث کرنا اُس سے بہت زیادہ وقت چاہتا ہے جتنا وقت اب میسر ہے۔ تاہم میں کوشش کروں گا کہ چند پہلوؤں پر اسلام کی حقیقی تعلیم کا احاطہ کرسکوں۔

دورِ حاضر میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے خلاف بہت سے اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں اور دنیا کی بدامنی اور فساد کا اکثر الزام مذہب کے سر تھوپا جاتا ہے۔ اسلام لفظ کا مطلب ہی امن اور سلامتی ہے لیکن اس حقیقت کے باوجود اس قسم کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے معین رہنمائی دیتا ہے اور اس مقصد کے قیام کے لئے مختلف اصول وضع کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قبل اس کے کہ مَیں آپ کے سامنے اسلام کی امن پسند اور سچی تعلیمات کی ایک جھلک پیش کروں، مَیں اختصار کے ساتھ دنیا کی موجودہ صورتِ حال بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان معاملات کو پہلے ہی سے بہت اچھی طرح جانتے ہوں گے لیکن مَیں اس کو اجاگر کرنا چاہتا ہوں تا کہ جب مَیں اسلام کی حقیقی تعلیمات پیش کروں تو اس وقت یہ صورتِ حال آپ کے سامنے ہو۔ ہم جانتے ہیں بلکہ سب اس بات کو مانتے ہیں کہ دنیا ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔ جیسا کہ جدید ذرائع آمدورفت یا میڈیا، انٹرنیٹ اور متعدد دیگر ذرائع سے ہم سب باہم ملے ہوئے ہیں۔ یہ تمام عناصر ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے دنیا بھر کی قومیں اس حد تک ایک دوسرے سے قریب آچکی ہیں جتنی پہلے کبھی بھی نہ تھیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف نسلوں، مذاہب اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد ایک ساتھ رہتے ہیں۔ یقینا بہت سے ممالک میں ایک بڑی تعداد دوسرے ممالک سے آنے والے مہاجرین پر مشتمل ہے۔ یہ مہاجرین اس حد تک معاشرہ میں گھل مل گئے ہیں کہ اب حکومتوں کے لئے انہیں نکالنا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ تاہم اس امیگریشن کو روکنے کے لئے بہت سے اقدامات کئے جارہے ہیں اور قوانین سخت کئے جارہے ہیں لیکن پھر بھی بہت سے ایسے ذرائع ہیں جن سے ایک ملک کا شہری دوسرے ملک میں داخل ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غیر قانونی تارکینِ وطن کے معاملہ کو ایک طرف چھوڑ بھی دیں تب بھی متعدد بین الاقوامی قوانین موجود ہیں جو ایسے افراد کو تحفظ فراہم کرتے ہیں جو کسی وجہ سے اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہوں۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کثیر تعداد میں مہاجرین کے باعث مختلف ممالک میں بے چینی اور اضطراب بڑھ رہا ہے۔ اس چیز کی ذمہ داری دونوں فریق، یعنی مہاجرین اور مقامی لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ ایک طرف تو بعض مہاجرین ایسے ہیں جو مقامی آبادی میں گھلنا ملنا نہیں چاہتے اور اس وجہ سے وہ مقامی افراد کے جذبات کو انگیخت کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف بعض مقامی ایسے ہیں جو عدم برداشت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور آنے والوں کے لئے تنگ دلی ظاہر کرتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ نفرت بڑی خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ خاص طور پر مغربی ممالک میں بعض مسلمانوں اور بالخصوص مہاجرین کے منفی رویہ کے ردِعمل کے طور پر مقامی لوگوں میں اس نفرت اور دشمنی کا اظہار اسلام کے خلاف ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ردِعمل اور نفرت کسی چھوٹے پیمانے پر نہیں بلکہ انتہائی وسیع پیمانے تک پھیل سکتی ہے اور پھیلتی بھی ہے۔ اسی وجہ سے مغربی رہنما باقاعدگی سے ان مسائل پر بات کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ جرمن چانسلر اسی وجہ سے یہ کہتی ہوئی نظر آتی ہیں کہ مسلمان جرمنی کا حصہ ہیں اور وزیر اعظم برطانیہ مسلمانوں کو معاشرے میں گھلنے ملنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے سنائی دیتے ہیں اور بعض ممالک کے رہنما تو مسلمانوں کو دھمکیاں دینے کی حد تک بھی گئے ہیں۔ داخلی مسائل کی صورتحال اگر سنگین نہ بھی سہی مگر اس حد تک ضرور خراب ہو چکی ہے کہ یہ پریشانی کا باعث بن چکی ہے۔ یہ معاملات مزید سنگینی اختیار کر سکتے ہیں اور امن کی تباہی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے کہ ایسے حالات کا اثر صرف مغرب تک محدود نہ ہوگا بلکہ اس سے تمام دنیا اور خاص کر مسلمان ممالک متأثر ہوں گے۔ اس کی وجہ سے مغربی اور مشرقی دنیا کے باہمی تعلقات سخت طور پر متأثر ہوں گے۔ لہٰذا صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ تمام فریق باہم مل کر کوشش کریں۔ حکومتوں کو ایسی پالیسیاں ترتیب دینی چاہئیں جن سے باہمی احترام کو فروغ اور تحفظ ملے اور جن پالیسیوں سے دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہو یا کسی طور پر نقصان پہنچتا ہو ایسی پالیسیاں یکسر ختم ہونی چاہئیں۔ جہاں تک مہاجرین کا تعلق ہے انہیں بخوشی نئے معاشرے میں ہم آہنگ ہونا چاہئے اور مقامی افراد کو چاہئے کہ وہ نئے آنے والوں کے لئے اپنے دل کھولیں اور برداشت اپنائیں۔ مزید یہ کہ مسلمانوں کے خلاف پابندیاں لگانے سے امن حاصل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ صرف یہ پابندیاں لوگوں کے ذہنوں اور تصورات کو تبدیل نہیں کرسکتیں۔ یہ صرف مسلمانوں سے متعلق نہیں ہے بلکہ جب کبھی بھی کسی شخص کو مذہبی یا اعتقادی طور پر زبردستی دبایا جاتا ہے تو اس کا منفی ردِعمل ظاہر ہوتا ہے جو کہ امن کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ بعض ممالک میں بالخصوص مقامی افراد اور مسلمان مہاجرین کے مابین لڑائی جھگڑے بڑھ رہے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ دونوں اطراف عدم برداشت پائی جاتی ہے اور ایک دوسرے کو جاننے میں ایک قسم کی روک مانع ہے۔ یورپ کے رہنماؤں کو یہ جاننا چاہئے کہ یہ ایک حقیقت ہے اور اس بات کا احساس کریں کہ بین المذاہب ہم آہنگی اور برداشت پیدا کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ یہ اس لئے بھی ناگزیر ہے تا کہ ہر یورپین ملک کے درمیان اور خاص کر یورپین ممالک اور مسلم ممالک کے درمیان خیر خواہی کی فضا قائم ہو اور تا کہ دنیا کا امن تباہ نہ ہو۔ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کی تفریق اور مسائل کی بنیاد صرف مذہب اور دینی اعتقادات پر نہیں اور یہ صرف مغربی اور مسلم ممالک کے درمیان اختلافات کا سوال نہیں ہے بلکہ درحقیقت اس بے چینی کا ایک اہم سبب عالمی معاشی بحران ہے۔ دراصل جب یہ موجودہ معاشی بحران یا credit crunch نہیں تھا تو کسی کو پرواہ بھی نہیں تھی کہ مسلم، غیر مسلم یا افریقن مہاجرین اس کثرت سے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن اب صورتحال مختلف ہے اور اسی صورتحال نے اس تمام تناظر کو جنم دیا ہے۔ اس (معاشی بحران) نے یورپین ممالک کے باہمی تعلقات کو بھی متاثر کیا ہے اور یورپین ممالک اور قوموں کے مابین غصہ اور ناراضگی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ مایوسی کی یہ حالت ہر طرف نظر آتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یورپین یونین کا قیام یورپین ممالک کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے کیونکہ یہ تمام برّاعظم کو متحد کرنے کا ذریعہ ہے اور آپ سب کو اس اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ عوام الناس کی پریشانیوں اور خوف کا ہر حال میں ازالہ ہونا چاہئے۔ ایک دوسرے کے معاشرے کا تحفظ کرنے کے لئے ہمیں ایک دوسرے کے جائز اور منصفانہ مطالبات بخوشی قبول کرنے چاہئیں اور ہر ملک کے لوگوں کے مطالبات یقینا جائز اور منصفانہ ہی ہونے چاہئیں۔ یاد رکھیں کہ یورپ کی طاقت کا راز اس کے اسی طرح باہم ایک ہونے اور متحد رہنے میں ہے۔ ایسا اتحاد نہ صرف آپ کو یہاں یورپ میں فائدہ دے گا بلکہ عالمی سطح پر بھی اس برّاعظم کو اپنی مضبوطی اور اثر ورسوخ قائم رکھنے میں ممد ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: درحقیقت اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام دنیا باہم ایک ہو جائے۔ کرنسی کے معاملہ پر ساری دنیا کو متحد ہونا چاہئے۔ فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی تمام دنیا کو متحد ہونا چاہئے اور freedom of movement اور امیگریشن کے متعلق ٹھوس اور قابلِ عمل پالیسیاں بنانی چاہئیں تا کہ دنیا باہم متحد ہو جائے۔ درحقیقت ممالک کو ایک دوسرے سے تعاون کے مواقع تلاش کرنے چاہئیں تا کہ تفریق کو اتحاد میں بدلا جا سکے۔ اگر یہ اقدامات کئے جائیں گے تو جلد ہی موجودہ جھگڑے ختم ہو جائیں گے اور ان کی جگہ امن اور باہمی احترام کا بول بالا ہوگا بشرطیکہ حقیقی انصاف کا قیام ہو اور ہر ملک اپنی ذمہ داری کا احساس کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے، گو یہ اسلامی تعلیم ہے لیکن اسلامی ممالک آپس میں اتحاد قائم کرنے کے قابل نہیں ہو سکے۔ اگر یہ باہم تعاون کرنے اور اتحاد قائم کرنے کے قابل ہو جاتے تو مسلمان ممالک کو اپنی ضروریات اور مسائل کے حل کے لئے مسلسل مغربی امداد پر انحصار نہ کرنا پڑتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ مَیں اب دنیا میں دیرپا امن کے قیام کے لئے حقیقی اسلامی تعلیم پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اسلام کی سب سے بنیادی تعلیم یہ ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے ہر امن پسند محفوظ ہو۔ یہ مسلمان کی وہ تعریف ہے جو بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائی ہے۔ کیا اس بنیادی اور خوبصورت اصول کو سننے کے بعد بھی کوئی اعتراض اسلام پر اٹھ سکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ وہ جو اپنی زبان اور ہاتھ سے ناانصافی اور نفرت کا پرچار کرتے ہیں، وہی قابلِ مواخذہ ہیں۔ چنانچہ مقامی سطح سے لے کر عالمی سطح تک اگر تمام فریق اس سنہرے اصول کی پابندی کرنے لگیں تو ہم دیکھیں گے کہ کبھی بھی مذہبی فساد پیدا نہ ہوگا اور کبھی بھی سیاسی مسائل پیدا نہ ہوں گے اور نہ ہی لالچ اور اقتدار کی ہوس کے باعث فساد پیدا ہوگا۔ اگر اسلام کے یہ سچے اصول اپنا لئے جائیں تو ممالک میں عوام الناس ایک دوسرے کے حقوق اور جذبات کا خیال رکھیں گے، حکومتیں تمام شہریوں کے تحفظ کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کریں گی اور عالمی سطح پر ہر ایک قوم سچی ہمدردی اور محبت کے جذبہ کے تحت ایک دوسرے سے مل جل کر کام کرے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک اور کلیدی اصول جس کی اسلام تعلیم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ امن قائم کرنے کی کوشش میں یہ ضروری ہے کہ کوئی فریق کسی بھی طور پر فخر اور تکبر کے جذبات کا اظہار ہرگز نہ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بڑے شاندار انداز میں کر کے بھی دکھا دیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشہور کلمات ادا کیے کہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت ہے۔ نہ ہی یورپین قوم دیگر قوموں سے اعلیٰ یا افضل ہے اور نہ ہی افریقن، ایشین اور دنیا کے کسی بھی علاقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ کسی دوسرے سے افضل ہیں۔ قومیتوں، رنگوں اور نسلوں کا اختلاف صرف اور صرف شناخت اور پہچان کے لئے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سچ تو یہ ہے کہ جدید دنیا میں ہم سب ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ یہاں تک کہ آج کی عالمی طاقتیں یورپ اور امریکہ وغیرہ کسی طور بھی دوسروں سے منقطع ہو کر گزارہ نہیں کر سکتیں۔ افریقن ممالک بھی کسی طور دیگر ممالک سے الگ ہو کر اپنے وجود کو قائم نہیں رکھ سکتے اور ترقی حاصل کرنے کی امید نہیں کر سکتے اور یہی حال ایشین ممالک اور دنیا کے کسی بھی حصہ سے تعلق رکھنے والوں کا ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ اپنی معیشت کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو لازمی طور پر عالمی تجارت میں حصہ لینا ہوگا۔ اس بات کی واضح مثال کہ کس طرح دنیا باہم ایک دوسرے سے منسلک ہے، یہ ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے یورپین معاشی بحران یا عالمی معاشی بحران نے دنیا کے کم وبیش ہر ملک کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ مزید یہ کہ ممالک کا سائنس کے میدان میں ترقی کرنا یا دیگر شعبوں میں مہارت حاصل کرنا اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ باہمی تعاون کریں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا کے رہنے والے چاہے وہ افریقہ، یورپ، ایشیا یا کسی بھی علاقہ سے تعلق رکھتے ہوں، ان سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلیٰ ذہنی استعدادیں عطا کی گئی ہیں۔ اگر تمام لوگ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بہترین انداز میں بروئے کار لائیں تو یہ دنیا پُرامن جنت بن سکتی ہے۔ تاہم اگر ترقی یافتہ قومیں دیگر کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک کا استحصال کریں اور ان قوموں کے زرخیز ذہنوں کو ترقی کے مواقع فراہم نہ کریں تو پھر اس میں کوئی شک نہیں کہ اضطراب پھیلے گا اور بے چینی عالمی امن اور تحفظ پر غالب آ جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امن کو فروغ دینے کے لئے اسلام کا ایک اور سنہرا اصول یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق تلف کئے جا رہے ہوں تو ہم اس بات کو ہرگز برداشت نہ کریں۔ جس طرح ہم اپنی حق تلفی ہوتی نہیں دیکھ سکتے اسی طرح ہمیں دوسروں کے لئے بھی اس چیز کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ جہاں سزا دینی پڑے وہاں یہ خیال رکھا جائے کہ یہ سزا اصل قصور سے ضرور مناسبت رکھتی ہو تاہم اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہو تو معاف کرنے کو ترجیح دینی چاہئے اور اصل اور بنیادی مقصد اصلاح، مفاہمت اور دیرپا امن کا قیام ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تاہم درحقیقت جو آج کل ہو رہا ہے، اگر کوئی شخص بدی یا ناانصافی کرتا ہے تو متاثرہ شخص اس سے ایسا انتقام لینے کا خواہشمند ہوتا ہے جو بالکل بھی اصل قصور سے مناسبت نہیں رکھتا اور اصل ناانصافی سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بعینہٖ وہی صورتِ حال ہے جو ہم آج فلسطین اور اسرائیل کے مابین بڑھتے ہوئے تنازعہ میں دیکھ رہے ہیں۔ شام، لیبیا اور مصر میں حالات کی کشیدگی پر اہم طاقتوں نے بڑا کھل کر غم وغصہ اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ درحقیقت ان ممالک کے داخلی مسائل تھے، لیکن فلسطینیوں کے معاملہ پر ایسا لگتا نہیں کہ یہ طاقتیں کوئی تشویش رکھتی ہیں یا اس جتنی تشویش رکھتی ہیں۔ اس قسم کے دوغلے معیار مسلمان ممالک کے لوگوں کے دلوں میں دنیا کی اہم طاقتوں کے خلاف رنجشیں اور کینہ کو بڑھا رہے ہیں۔ یہ غصہ اور دشمنی انتہائی خطرناک ہے اور کسی بھی وقت کسی ہولناک منظر کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ترقی پذیر ممالک میں کیا کیا نقصان ہو جائے گا؟ کیا وہ زندہ بھی رہ پائیں گے؟ ترقی یافتہ ممالک کتنے متاثر ہوں گے؟ یہ صرف خدا ہی جانتا ہے۔ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا اور کوئی شخص بھی اس بات کا جواب نہیں دے سکتا۔ جو بات ہمیں معلوم ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کا امن بہرحال تباہ ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بات بھی واضح رہے کہ مَیں کسی ایک ملک کے حق میں بات نہیں کر رہا۔ جو مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہر قسم کا ظلم وستم، جہاں کہیں بھی ہو، قطع نظر اس کے کہ اس ظلم کا ارتکاب فلسطینیوں کی طرف سے ہو یا اسرائیلیوں کی طرف سے یا دنیا کے کسی بھی ملک کی جانب سے، ہر حال میں اس کا خاتمہ ہونا چاہئے اور اسے بند ہونا چاہئے۔ مظالم کو بند ہونا چاہئے کیونکہ اگر انہیں پھیلنے دیا جائے تو نفرت کے شعلے لازماً تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور پھر یہ نفرت اس حد تک بڑھ جائے گی کہ دنیا حالیہ معاشی بحران سے پیدا ہونے والے مسائل کو بھی بھول جائے گی اور اس کی جگہ پہلے سے بھی بڑھ کر ہولناک صورتِ حال کا سامنا ہوگا۔ اس قدر جانیں ضائع ہوں گی کہ ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ پس یہ یورپین ممالک، جو دوسری جنگ عظیم میں بڑے نقصان دیکھ چکے ہیں، ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماضی کے تجربہ سے سبق حاصل کریں اور دنیا کو تباہی سے بچائیں۔ ایسا کرنے کے لئے انہیں انصاف کے تقاضے پورے کرنا ہوں گے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام اس بات پر بہت زور دیتا ہے کہ ہمیشہ کھرا اور منصفانہ عمل رکھا جائے۔ اسلام سکھاتا ہے کہ ترجیح دیتے ہوئے کسی بھی فریق کا ناجائز ساتھ نہ دیا جائے۔ ہونا یہ چاہئے کہ برا عمل کرنے والے کو معلوم ہو کہ اگر وہ کسی ملک سے ناانصافی کا سلوک کرنے کی کوشش کرے گا تو قطع نظر اس سے کہ اس کا کیا مقام اور کیا رتبہ ہے، عالمی برادری اُسے ایسا ہرگز نہ کرنے دے گی۔ اگر اقوامِ متحدہ کے ممبر ممالک، وہ ممالک جو یورپین یونین سے مستفید ہوتے ہیں اور وہ ممالک جو بڑی طاقتوں کے زیرِ اثر ہیں اور غیر ترقی یافتہ ممالک بھی، اس اصول کو اختیار کر لیں تو صرف اسی صورت میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ اگر صرف وہ ممالک جو اقوامِ متحدہ میں ویٹو پاور رکھتے ہیں اس بات کو سمجھ جائیں کہ ان سے بھی ان کے اعمال کی جواب طلبی کی جائے گی تو حقیقی طور پر انصاف قائم ہو سکتا ہے۔ درحقیقت میں اس سے ایک قدم اور آگے جاؤں گا کہ ویٹو پاور کا اختیار کسی بھی صورت امن قائم نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے مطابق واضح طور پر تمام ممالک برابر اور ایک سطح پر نہیں ہیں۔ یہ بات مَیں نے سال کے آغاز میں امریکہ کے اہم رہنماؤں اور پالیسی میکرز سے Capitol Hill میں خطاب کرتے ہوئے بھی کہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ہم اقوامِ متحدہ کی ووٹنگ کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ ویٹو پاور کا استعمال صرف ان کے حق میں نہیں ہوا جن پر ظلم کیا گیا اور جو سیدھی راہ پر گامزن تھے بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مواقع پر ویٹو پاور کا غلط استعمال بھی کیا گیا اور ظلم ختم کرنے کی بجائے ظالم کی مدد کی گئی۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جو ڈھکی چھپی ہو یا جس کا کسی کو علم نہ ہو بلکہ بہت سے مبصّرین اس بارے میں کھل کر اظہارِ خیال کرتے ہیں اور لکھتے رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کی ایک اور خوبصورت تعلیم یہ ہے کہ معاشرہ میں امن کا قیام اس بات کا متقاضی ہے کہ اپنے غصہ کو ایمانداری اور انصاف کے اصولوں پر حاوی کرنے کی بجائے، ضبط کیا جائے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ حقیقی مسلمان ہمیشہ اس اصول پر کاربند رہے اور جنہوں نے اس اصول کی پابندی نہیں کی ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اس کے باوجود بدقسمتی سے آج ایسی صورتحال نہیں ہے۔ ایسے واقعات دیکھنے میں آتے ہیں کہ فوجیں اور سپاہی جو امن کے قیام کے لئے بھجوائے جاتے ہیں وہ ایسے کام کرتے ہیں کہ جو ان کے مقاصد سے سراسر مختلف ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض ممالک میں باہر سے آئے ہوئے فوجیوں نے مخالفین کی لاشوں سے انتہائی توہین آمیز سلوک کیا۔ تو کیا اس طریق سے امن قائم ہو سکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے سلوک کا ردّعمل پھر متاثرہ ملک تک محدود نہیں رہتا بلکہ تمام دنیا میں اس کا اظہار ہوتا ہے اور ظاہری بات ہے کہ اگر مسلمانوں سے برا سلوک کیا گیا ہو تو مسلمان انتہا پسند اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دنیا کا امن برباد ہو جاتا ہے۔ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ امن صرف اس صورت میں قائم ہو سکتا ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی اس طریق پر مدد کی جائے کہ جس میں کسی فریق کی طرفداری نہ ہو، کوئی مذموم مقصد نہ ہو اور ہر قسم کی دشمنی سے

پاک ہو۔امن تب قائم ہوتا ہے جب تمام فریقوں کو یکساں مواقع فراہم کئے جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چونکہ وقت محدود ہے اس لئے میں صرف ایک اَور بات بیان کروں گا کہ اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ دوسروں کی دولت اور ذرائع پر حاسدانہ نظر نہ رکھی جائے۔ہمیں دوسروں کی اَملاک کی حرص نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ بھی امن کی تباہی کا باعث ہے۔اگر امیر ممالک اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے کم ترقی یافتہ ممالک کے ذرائع پر نظر رکھیں گے اوران کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو طبعاً بے چینی بڑھے گی۔جہاں مناسب ہو، وہاں امیر ممالک اپنی خدمات کے صلہ میں کچھ حصہ لے سکتے ہیں جبکہ باقی ذرائع کا اکثر حصہ ان ممالک کی ترقی اور مقامی لوگوں کا معیارِ زندگی بڑھانے کے لئے استعمال ہونا چاہئے۔انہیں ترقی کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے اوران کے پاس اختیار ہونا چاہئے کہ وہ بھی کوشش کرکے دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لوگوں کے معیار تک پہنچ سکیں کیونکہ اسی صورت امن قائم ہوسکتا ہے۔اگر ایسے ملکوں کے رہنما ایماندار نہیں ہیں تو مغربی ممالک یا ترقی یافتہ ممالک کو ازخود ایسے ملکوں کو امداد فراہم کرکے ان کی ترقی کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اَور بھی بہت سی باتیں ہیں جو کہی جاسکتی ہیں لیکن وقت کی کمی کے باعث میں جو بیان کر چکا ہوں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔یقینا جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی عکاسی کرتا ہے۔یہاں آپ کے ذہنوں میں ایک سوال اٹھ سکتا ہے اس لئے میں پہلے ہی اس کا جواب دے دوں، وہ یہ کہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہی اسلام کی سچی تعلیمات ہیں تو ہم مسلمان دنیا کے عمل میں فرق اور تضاد کیوں دیکھتے ہیں۔اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں جب میں نے ایک مصلح کے آنے کی ضرورت بیان کی تھی، جو کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت کے بانی ہیں۔ہم احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھنے والے اس سچی تعلیم کو جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔میں آپ سب سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ اپنے دائرہ کار میں ان معاملات پر آگاہی پیدا کرنے کیلئے کوشش کریں تاکہ دنیا کے تمام علاقوں میں دیرپا امن کا قیام ہو۔اگر ہم اس مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو دنیا کا کوئی بھی حصہ جنگ کی ہولناکیوں اور تباہ کن اثرات سے محفوظ نہ رہے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے لوگوں کو توفیق دے کہ وہ دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اپنے ذاتی مفادات اور خواہشات سے باہر نکلیں۔یہ مغرب کی ترقی یافتہ قومیں ہیں جو آج کی دنیا میں زیادہ اقتدار اور طاقت رکھتی ہیں، اس لئے باقی قوموں کی نسبت یہ آپ کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر ان انتہائی اہم امور کی طرف توجہ دیں۔

آخر پر میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنا وقت نکال کر میری باتیں سننے کے لئے تشریف لائے۔آپ کا بہت بہت شکریہ۔حضورانور کا یہ خطاب چار بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔

❁ جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ابھی جاری تھا تو اس موقع پر یورپین پارلیمنٹ کے صدر Hon. Martin Schulz بھی ہال میں تشریف لائے اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سٹیج پر استقبال کیا اور حضورانور کو خوش آمدید کہا اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا آخری حصہ سنا اور آخر پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

❁ ❁ ❁ ❁

❁ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد اس تقریب کے میزبان Mr Charles Tannock نے آخر پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ کے متأثرکن اور وسیع المعانی خطاب پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ نے اپنے خطاب میں متعدد پہلوؤں کا ذکر کیا۔آپ نے امن اور برداشت کے متعلق اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا۔آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ ترقی یافتہ ممالک کو غریب اقوام اور پسماندہ ممالک کی مدد کرنی چاہئے۔نیز آپ نے اُن ذمہ داریوں کا بھی ذکر کیا جو کہ مغرب اور بالخصوص یورپی یونین کے ممالک پر عائد ہوتی ہیں اور جو کہ انہیں فکر کے ساتھ اور ہمدردی کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔اور مجھے اس بات پر بھی حیرانی ہے کہ آپ نے نڈر ہوکر اور بہادری کے ساتھ امیگریشن کے حوالہ سے پیش آنے والے مسائل کا اپنے خطاب میں ذکر کیا ہے۔بطور ایک سیاستدان ہونے کے مَیں جانتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا اہم مسئلہ ہے۔

موصوف نے کہا کہ میرا خیال ہے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی رکھنا، ایک دوسرے کے لئے برداشت پیدا کرنا آج کا اہم ترین پیغام تھا جس کو ساتھ لے کر ہمیں یہاں سے رخصت ہونا چاہئے۔

آخر پر میں تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس تقریب کے انعقاد کا باعث بنے۔مَیں ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو مختلف ممالک سے تشریف لائے اور حضورانور کے متاثر کن خطاب کو سنا جس میں امن اور ہم آہنگی کا اہم پیغام تھا۔ہمیں اس بات کا شدّت سے انتظار ہے کہ ہر مذہب، عقیدہ اور فرقہ کے لوگ آگے آئیں اور انتہاپسندی کی مذمت کریں اور بنی نوع انسان کے خوشحال اور روشن مستقبل کے لئے کوشاں ہوں۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور فرمایا کہ احمدی میرے ساتھ دعا میں شامل ہوجائیں اور باقی ہر ایک اپنے طریق کے مطابق دعا کرسکتا ہے۔

❁ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا رواں ترجمہ فرنچ، جرمن، سپینش اور عربی زبان میں کیا گیا۔

❁ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس معرکۃ الآراء خطاب کو تمام مہمانوں نے بہت توجہ سے سنا اور کوئی بھی اپنی سیٹ چھوڑ کر نہیں گیا۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے اہم افراد

❁ آج کی اس تاریخ ساز تقریب میں 30 یورپین ممالک کے دوصد سے زائد حکومتی اور دوسرے اہم شعبوں سے تعلق رکھنے والے نمائندگان شامل ہوئے جن میں 20 یورپین ممبران پارلیمنٹ، علاوہ ازیں مختلف یورپین ممالک کے نیشنل ممبران پارلیمنٹ، 19 ڈپلومیٹس (Diplomats) جن میں سری لنکا اور بوزنیا کے ایمبیسڈرز، سعودی عرب اور انڈونیشیا کے پولیٹیکل سیکرٹری، اور مختلف حکومتوں کے سرکردہ افراد، یورپین کمیشن کے نمائندگان، Think Tanks کے نمائندگان اور Faith Groups کے نمائندگان، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندے، جرنلسٹس، یورپی یونین میں امریکہ کے ایمبیسڈر کے ایک سینئر نمائندہ، بیلجیم میں امریکن ایمبیسی کے پولیٹیکل آفیسر، بیلجیم میں غانا اور بنگلہ دیش ایمبیسی سے ان دونوں ممالک کے ایمبیسڈر اور سٹاف کے ممبرز، بیلجیم سے مختلف علاقوں کے کونسلرز اور میئرز اور پانچ پولیس افسران، جسٹس ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے، سینیٹر، وزارت داخلہ اور وزارت پبلک سیکیورٹی کے نمائندے، یونیورسٹیز کے پروفیسرز اور دیگر مختلف سیاسی شخصیات شامل تھیں۔

❁ ❁ ❁ ❁

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یورپین پارلیمنٹ میں یہ خطاب ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے جماعتی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔

یونائیٹڈ نیشن (UNO) کے بعد ''یورپین پارلیمنٹ'' دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور ادارہ ہے۔اس انتہائی اہم ادارہ کے پلیٹ فارم پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپی سیاستدانوں کو اُن کی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔یہ کام آج اس روئے زمین پر صرف اور صرف خدا کا نمائندہ ہی کرسکتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب یہ خطاب فرما رہے تھے اور یورپ کے تیس ممالک سے تعلق رکھنے والے حکومتی سرکردہ افراد اپنی گردنیں جھکائے سن رہے تھے تو اُس وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہو رہا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا:

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک مَیں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔''

❁ ❁ ❁ ❁

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ایک عالَم نے آج یورپین پارلیمنٹ میں بھی پوری ہوتی دیکھی ہے اور اس تقریب میں شامل ہونے والے غیروں نے بھی برملا اس کا اظہار کیا ہے اور ان کے دل کی آواز سچے الفاظ کے ساتھ باہر نکلی ہے جس نے ہر ایک کے اندر ایک تبدیلی پیدا کردی ہے۔

اس برملا اظہار کی چند جھلکیاں پیش ہیں:

تقریب میں شامل ہونے والوں کے تأثرات

❁ Bishop Dr. Amen Howard جو جنیوا (سوئٹزرلینڈ) سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب میں شمولیت کے لئے آئے تھے، موصوف انٹرفیتھ انٹرنیشنل کے نمائندہ اور رفاہی تنظیم Feed a Family کے بانی صدر بھی ہیں۔خطاب سے ایک دن قبل یہ برف پر سے پھسل گئے تھے اور ان کی آنکھ پر شدید چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے آنکھ سوجی ہوئی تھی اس کے باوجود انہوں نے برسلز کا سفر اختیار کیا۔پریس کانفرنس اور حضورانور کے خطاب کے بعد انہیں حضورانور سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل ہوا۔اُن کی خوشی دیدنی تھی۔انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

''یہ شخص جادوگر نہیں لیکن ان کے الفاظ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔لہجہ دھیما ہے لیکن ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ غیر معمولی طاقت، شوکت اور اثر اپنے اندر رکھتے ہیں۔اس طرح کا جرأت مند انسان مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔آپ کی طرح کے صرف تین انسان اگر اس دنیا کو مل جائیں تو امن عامہ کے حوالے سے اس دنیا میں حیرت انگیز انقلاب مہینوں نہیں بلکہ دنوں کے اندر برپا ہوسکتا ہے اور یہ دنیا امن اور بھائی چارہ کا گہوارہ بن سکتی ہے۔مَیں اسلام کے بارے میں کوئی اچھی رائے نہیں رکھتا تھا۔آپ حضور کے خطاب نے اسلام کے بارے میں میرے نقطۂ نظر کو کلیۃً تبدیل کردیا ہے''۔

❁ سوئٹزرلینڈ سے آنے والے جاپانی بدھ ازم کے نمائندہ Jorge Koho Mello جو کہ راہب بھی ہیں، حضورانور کی بارعب اور مسحورکُن شخصیت سے بہت متأثر ہوئے۔انہوں نے اپنے تأثرات ان الفاظ میں دیئے:

''آپ کو (یعنی حضورانور کو) جو علم، دانائی اور حکمت ودیعت کی گئی ہے کاش کہ لوگ اس علم اور دانائی سے فائدہ اٹھائیں۔آپ کا مَیں مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم لیکچر میں شامل ہونے کے لئے مجھے دعوت دی اور اس میں شامل ہونا اور حضور سے ملاقات کا موقعہ ملنا میرے لئے ایک بہت بڑی سعادت ہے۔حضور کے ساتھ ملاقات کے لمحات میرے لئے قیمتی ترین لمحات ہیں جن کو مَیں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔مجھے یہاں دوسرے ممالک کے اہل علم لوگوں سے ملنے کا بھی موقعہ ملا جس کے لئے مَیں آپ کا ممنون ہوں''۔

❁ آنریبل Fouad Ahidar ممبر بیلجیم نیشنل پارلیمنٹ نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ حضورانور کا یورپی پارلیمنٹ میں خطاب صرف میرے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے فخر کی بات ہے۔حضور کے خطاب نے ہمارے سر بلند کردیئے ہیں۔

❁ وزارت داخلہ بیلجیم کے نمائندہ Jonathan Debeer نے کہا کہ حضورانور کے خطاب نے ہم سب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ہم نے اس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔یہ خطاب ہم سب کے لئے انسپائرنگ ہے۔

❁ ممبر پارلیمنٹ Mr. Mass نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ایک بہت بڑی اور اہم روحانی شخصیت یورپین پارلیمنٹ میں تشریف لائی۔حضور نے دنیا کے لئے جو امن کا پیغام دیا ہے اور ہماری رہنمائی کی ہے اِس کے لئے ہم حضور کے بیحد شکر گزار ہیں۔

❁ ایک ممبر پارلیمنٹ Mr. Godfrey Bloom نے کہا: ''آج حضورانور کے خطاب نے ہمیں روشنی عطا کی ہے۔مَیں اپنے سب ساتھیوں کی طرف سے حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں''۔

❁ ملک مالٹا (Malta) سے مکرم پروفیسر آرنلڈ کاسولہ (Prof. Arnold Cassola) صاحب اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے تھے۔آپ اس وقت یونیورسٹی آف مالٹا میں بطور پروفیسر کام کررہے ہیں اور مالٹی لٹریچر پڑھاتے

ہیں۔آپ 30 سے زائد کتب تصنیف کر چکے ہیں۔آپ مالٹا کی تیسری سیاسی جماعت Malta Green Party کے Co-Founder ہیں اور کئی سال تک گرین پارٹی کے سربراہ رہے ہیں۔آپ کو اٹالین پارلیمنٹ میں ممبر آف پارلیمنٹ رہنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔آپ نے یورپین پارلیمنٹ میں منعقد ہونے والی اس تقریب پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

’’کانفرنس کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا یہاں تک کہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کا بھی خاص طور پر خیال رکھا گیا اور کہیں کسی قسم کی کمی نظر نہیں آئی۔جماعت احمدیہ کا عالمی بھائی چارہ کا تصوّر اور ماٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ ایک نہایت اہمیت کا حامل تصور ہے جو تمام انسانیت کو اکٹھا کر دیتا ہے اور ہر قسم کی نسلی اور مذہبی تفریق کو الگ کر کے انسانیت کو یکجا کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

خلیفہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی تقریر عالمی امن کے قیام کی جدوجہد کی واضح عکاسی ہے۔درحقیقت جماعت احمدیہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے جو امن اور رواداری کی تلاش میں ہیں مذاکرات کا ایک اہم پلیٹ فارم مہیا کر رہی ہے، یہاں تک کہ سیاسی سطح پر بھی وہ اس معاملہ کو خوب اچھی طرح سے پیش کر رہی ہے‘‘۔

❁ ملک مالٹا سے آنے والے ایک دوسرے مہمان مکرم اِوان بارتولو (Ivan Bartolo) صاحب تھے۔آپ کا تعلق میڈیا سے ہے اور آپ دو پروگراموں کے پروڈیوسر اور میزبان ہیں۔دو سال قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لیف لیٹ سکیم کی برکت سے ان کے ساتھ رابطہ ہوا تھا۔جب انہیں وہ لیف لیٹ ان کے گھر ملا تو وہ اس سے بہت متأثر ہوئے اور انہوں نے جماعت کے ساتھ رابطہ کیا اور جماعت کو اپنے پروگرام میں انٹرویو کی دعوت دی۔اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے ان کے ساتھ جماعت کا نہایت اچھا تعلق ہے اور وہ جماعت کو اکثر اپنے پروگراموں میں دعوت دیتے ہیں۔

مکرم اوان بارتولو صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت سے بہت متأثر ہوئے اور حضور انور کے خطاب اور پریس کانفرنس کو بڑے غور سے سنا۔

موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضور انور کی امن کے قیام کے لئے گراں قدر خدمات کے بہت بڑے مداح ہیں اور جو کچھ حضور سے متعلق پڑھا تھا اس سے کہیں زیادہ حضور کو پایا ہے۔حضور انور کی خدمات لازوال ہیں اور آپ کا پیغام دائمی ہے۔مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کا پیغام صحیح لوگوں تک پہنچا ہے۔

کہنے لگے: ’’درحقیقت عزت مآب خلیفہ امن کے عظیم سفیر ہیں اور مَیں آپ کی شخصیت اور امن اور عالمی بھائی چارہ کے لئے آپ کے مشن اور جدوجہد سے بہت متأثر ہوا ہوں‘‘۔

برسلز میں ایک مالٹی خاتون کے ساتھ ان کی ملاقات بھی ہوئی جو کہ وہاں پر بطور مترجم کام کرتی ہیں اور جماعت کو بڑی اچھی طرح سے جانتی ہیں۔جب ان سے ملاقات ہوئی تو اوان بارتولو صاحب نے انہیں بتایا کہ ہم ایک کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں آئے ہیں اور کانفرنس بہت کامیاب اور منظم تھی۔تو وہ جلدی سے کہنے لگیں کہ یہاں پر منعقد ہونے والی کانفرنسیں کوئی زیادہ منظم نہیں ہوتیں۔اوان صاحب نے بتایا کہ اس کانفرنس کا انعقاد جماعت احمدیہ نے کیا تھا۔تو اُس خاتون نے فوری جواب دیا کہ ہاں یہ بات درست ہے کہ اگر جماعت احمدیہ نے اس کا اہتمام کیا ہے تو پھر یقیناً اس کا انتظام اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہنے لگیں کہ مالٹا میں بھی جماعت کی کانفرنسیں اور پروگرام نہایت اعلیٰ اور منظم ہوتے ہیں اور یہ جماعت احمدیہ کی خوبی ہے۔

اوان بارتولو صاحب نے اپنے ایک دوست کو بتایا کہ مَیں نے پریس کانفرنس کے دوران عزت مآب خلیفہ سے سوال کیا تھا تو آپ نے بڑے اچھے انداز میں میرے سوال کا جواب دیا اور بتایا کہ آپ نے پوپ کو بھی خط لکھا ہے۔کہنے لگے ستم ظریفی یہ ہے کہ پوپ نے اس خط کا جواب بھی نہیں دیا یہاں تک کہ acknowledge بھی نہیں کیا۔ان کا دوست بھی اس بات پر حیران ہوا کہ پوپ نے جواب تک نہیں دیا۔پھر خود ہی اپنے دوست کو کہنے لگے کہ پوپ Ratzinger ہمیں تو بہت کچھ کہتے ہیں کہ ہم لوگ درست نہیں ہیں مگر خود اس بنیادی خلق پر بھی عمل نہیں کیا کہ خط کا جواب تک ہی دے دیتے۔

مالٹا آنے کے بعد موصوف نے جماعت کے مبلغ کو ایک انٹرویو کی دعوت دی جو کہ مؤرخہ 9 دسمبر کو ریکارڈ کیا گیا ہے اور مؤرخہ 23 دسمبر کو TV پر دکھایا جائے گا۔اس انٹرویو میں آپ نے اس پروگرام سے متعلق بھی سوالات کئے اور کہنے لگے کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب اور اس پروگرام کی تفصیلات پر مبنی 20 منٹ پر مشتمل ایک Feature بھی تیار کر کے اس انٹرویو میں دکھائیں گے۔اس انٹرویو، فیچر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر میں سے بعض clips بھی اس میں دکھائے جائیں گے اور ان تمام کا دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ ہوگا۔

اس پروگرام کے توسط سے مالٹا کے گھروں تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پہنچے گا۔

اس انٹرویو میں بھی بار بار انہوں نے اس کانفرنس کا نہایت اچھے الفاظ میں ذکر کیا اور کہنے لگے میرے لئے ایک اعزاز کی بات تھی کہ مَیں کانفرنس میں شامل ہوا۔کہنے لگے میرا جماعت کے ساتھ بہت اچھا تعلق ہے اور یہ تعلق روز بروز مضبوط ہو رہا ہے اور مَیں جماعت کی سرگرمیوں اور کوششوں پر کامل ایمان اور یقین رکھتا ہوں اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میری جماعت احمدیہ مسلمہ کے ساتھ دوستی ہے۔

انٹرویو کے دوران انہوں نے ہمارے مبلغ سے سوال کیا کہ آپ کی جماعت اس قدر منظم ہے۔آخر یہ سب کیسے ممکن ہوتا ہے؟

مبلغ سلسلہ نے انہیں جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور خلافت کی برکت ہے۔ہم ایک امام کے پیچھے چلتے ہیں اور ہر معاملہ میں اپنے امام سے ہی راہنمائی لیتے ہیں اس لئے امام کے پیچھے چلنے سے ہماری سمت درست ہے اور یہی جماعت کی کامیابی کا راز ہے اور ہمارے منظم ہونے کی ضمانت ہے۔

مالٹا آنے کے بعد بھی اوان بارتولو صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب دوبارہ سنا اور کہنے لگے کہ ’’دوبارہ سن کر بہت اچھا لگا ہے اور حضور کے پیغام کو زیادہ گہرائی میں سمجھنے کا موقع ملا‘‘۔اب ہماری خواہش ہے کہ حضور مالٹا کا بھی دورہ کریں اور یہاں کے لوگوں کو بھی پیغام سے نوازیں۔

❁ ناروے سے ایک ممبر پارلیمنٹ اور کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی کے صوبائی سیکرٹری بھی آئے تھے۔انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ’’جماعت احمدیہ بہت خوش نصیب ہے کہ ان کو ایسا عظیم رہنما ملا ہے۔حضور انور کا خطاب اور تقریب کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔بغیر فعّال اور مؤثر لیڈرشپ کے ایسا ممکن نہیں ہے‘‘۔

❁ حکومت فرانس سے وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ کے نمائندہ Mr. Eric شامل ہوئے۔انہوں نے حضور انور کے خطاب کے تمام اہم پوائنٹس نوٹ کئے اور کہا کہ حضور انور کے خطاب میں فرانس کے لئے بہت رہنمائی ہے۔مَیں واپس جا کر اپنی منسٹری میں رپورٹ پیش کروں گا۔

❁ آئرلینڈ کے ایک بیرسٹر Mr. Garry O'Halloran بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کے لئے برسلز تشریف لائے۔اس موقع پر انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کا بھی موقع ملا۔

انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب اور اس تقریب کے متعلق اپنے تأثرات بھجواتے ہوئے لکھا کہ مَیں اس خطاب میں مدعو کئے جانے پر دلی طور پر مشکور ہوں۔اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بھی میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔پاکستان میں احمدیوں کی ہلاکتوں میں اضافہ میرے لئے انتہائی پریشانی کا باعث ہے۔قبروں کی بے حرمتی کرنے والا حالیہ واقعہ صرف غنڈہ گردی کی ہی نہیں بلکہ انسانیت سوزی کا بھیانک پہلو ہے۔اس قسم کے واقعات قبل ازیں روانڈا اور جرمنی میں بھی ہو چکے ہیں۔

❁ فرانس سے علاقہ Mont Le Jolie کی نائب میئر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔کہنے لگیں کہ مجھے حضور انور کا خطاب بہت پسند آیا۔حضور انور نے ایک بڑا عظیم خطاب فرمایا ہے اور ساری باتیں صاف صاف بیان کر دی ہیں۔حضور کی شخصیت سے بہت متأثر ہوں۔حضور بہت بڑے لیڈر ہیں۔

❁ فرانس سے ایک یونیورسٹی کے پروفیسر Mr. Marco Tiani بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔وہ کہتے ہیں کہ: مَیں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے حضور کی سربراہی میں یورپین پارلیمنٹ میں ہونے والے اجلاس میں شامل ہونے کا موقع ملا۔میرے لئے یہ بہت عزّت اور برکت کا باعث تھا کہ مَیں ایک حقیقی امن والے انسانی حقوق کے عظیم لیڈر اور مذہبی آزادی کے ایک حقیقی علمبردار کی موجودگی میں وہاں موجود ہوں۔میرے لئے یہ ایک فخر کی بات ہے کہ میں ایک مرد خدا سے ملا جو امن اور باہمی تعلقات کا ایک عظیم لیڈر ہے۔اور ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا نعرہ سب سے طاقتور امن کی ضمانت دینے والا ہے۔اس نعرہ نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔تمام شامل ہونے والوں کو بہت عزّت ملی ہے۔لوگ اتنی تعداد میں تھے کہ باہر بھی کھڑے تھے۔جب مجھے حضور سے ہاتھ ملانے کا موقع ملا تو میرے دل پر اس بات کا گہرا اثر ہے اور یہ میرے لئے باعث فخر ہے۔

❁ Mr. Christian Mirre جو چرچ آف سائینٹالوجی یورپ کے ممبر ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔یہ ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں ہم سب کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم سب مل کر امن کے لئے کام کریں اور آپس کی نفرتوں کو دُور کریں۔حضور کا پیغام حکمت سے پُر تھا اور اب عالم انسانیت کے بہتر مستقبل کی ضمانت اسی پیغام پر عمل کرنے میں ہے۔

❁ Nunspeet (ہالینڈ) کے سابق میئر Mr Kees نے اپنی بیوی کے ہمراہ اس فنکشن میں شرکت کی۔فنکشن کے بعد انہوں نے شکریہ کی جو ای میل بھجوائی اُس میں لکھتے ہیں کہ میں سب سے پہلے تو اس تقریب میں مدعو کئے جانے پر بہت خوش ہوں۔ہم جماعت احمدیہ اور یورپین پارلیمنٹ میں منعقدہ اس تقریب سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی تقریب منعقد کرنا آجکل دنیا میں ہونے والے ظلم اور شدّت پسندی کا بہترین جواب تھا۔یہ دنیا صرف ہماری نہیں ہے۔ہم سب کا اس دنیا میں برابر حصہ ہے۔بائبل اور قرآن کے مطابق اس دنیا کو آباد رکھنا ہمارا مقصد ہے۔دنیا کا ماحول اور لوگوں کے آپس کے تعلقات بہت اہم چیز ہیں۔ظاہر بات ہے کہ اس تناظر میں ’ظلم‘ کی کوئی جگہ نہیں ہے لیکن ایک دوسرے کا خیال رکھنا انتہائی ضروری امر ہے۔ہم اس دنیا اور معاشرہ پر عائد ذمہ داریوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔برسلز میں منعقدہ تقریب باقی دنیا کیلئے ایک اشارہ ہے۔یہ موضوع یورپین پارلیمنٹ کے سیاسی ایجنڈا کا بھی حصہ ہے۔امید ہے اس پہلو کو آئندہ بھی توجہ ملتی رہے گی۔ بہرحال اس تقریب کی وجہ سے اس تقریب میں شاملین، سامعین اور قارئین کا حوصلہ بلند ہوا ہے۔

انہوں نے لکھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اور دیگر ممبرز آف یورپین پارلیمنٹ کی اس تقریب میں شمولیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ موضوع کتنا اہم ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس تقریب کی وجہ سے تقریب کے آخر میں مختلف ممالک مثلاً بیلجیم، برطانیہ، سپین اور ناروے وغیرہ سے آئی ہوئی سیاسی شخصیات سے بھی ملاقات کرنے کا موقع ملا۔آپ کی جماعت کو اُن تمام لوگوں کی سپورٹ حاصل ہے جو اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

تقریب کے حوالہ سے لکھا کہ ہر چیز کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔اس میں شمولیت ہماری زندگی کی ایک یادگار ہے۔

❁ بہت سے ممبرانِ پارلیمنٹ نے کہا کہ اس تقریب نے غیر معمولی دلچسپی پیدا کر دی ہے اور میزبان ممبرانِ پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ اس پروگرام کی وسعت اور غیر معمولی کامیابی پر حیران ہیں اور اس سے قبل کسی بھی پروگرام کے بارے میں اتنی کثیر تعداد میں افراد نے رابطہ کر کے تفصیلات معلوم نہیں کیں جتنی اس پروگرام کی کی گئی ہیں۔

❁ پروگرام کی آگاہی کے بارے میں ان ممبرانِ پارلیمنٹ کا کہنا تھا کہ (تمام پارلیمنٹ میں) پوسٹرز، Parliament Magazine (دو شماروں) اور MEPs کے ذریعے پارلیمنٹ مہم چلا کر اس پروگرام کی جو تشہیر کی گئی وہ بڑی کامیاب رہی۔چند کیسز میں تو ایسا ہوا کہ بعض ممبران سے پہلا رابطہ کیا گیا تو انہوں نے پروگرام میں دلچسپی کا اظہار نہیں کیا، لیکن جب انہی ممبران کو دوسری دفعہ مل کر پروگرام میں شمولیت کا کہا گیا تو وہ بخوشی آنے کو تیار تھے اور ان کا کہنا تھا کہ اس قدر اس پروگرام کے بارے میں باتیں سن چکے ہیں کہ اب اس پروگرام میں ضرور آئیں گے۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس پروگرام کا موضوع Responding to the Challenges of Extremism سے تبدیل کر کے Message of Peace کیا تھا جو اس پروگرام کی کامیابی میں بڑا اہم ثابت ہوا۔ایک ممبر آف پارلیمنٹ (جو اس تبدیلی کی وجہ نہیں جانتا تھا) نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس

مجلس شوریٰ نہایت اہم ادارہ ہے جو قرآن کریم کے احکامات اور سنتِ نبویؐ کی متابعت میں قائم ہے جس کا مقصد جماعت کے تربیتی اور اہم مسائل پر سنجیدگی سے غور کرنا اور دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ اپنی آراء اور سفارشات خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوانا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام برائے ۲۴ ویں مجلس شوریٰ بھارت منعقدہ ۲۳۔۲۴ فروری ۲۰۱۳

لندن: 9.2.13

پیارے ممبران شوریٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ بھارت کو امسال بھی قادیان دارالامان میں مجلس شوریٰ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجلس شوریٰ نہایت اہم ادارہ ہے جو قرآن کریم کے احکامات اور سنتِ نبویؐ کی متابعت میں قائم ہے جس کا مقصد جماعت کے تربیتی اور اہم مسائل پر سنجیدگی سے غور کرنا اور دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ اپنی آراء اور سفارشات خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھجوانا ہے۔ تمام نمائندگانِ شوریٰ جو قادیان میں جمع ہو رہے ہیں اسی سوچ کے ساتھ مجلس شوریٰ میں شامل ہوں۔ بروقت حاضری کو یقینی بنائیں۔ مجلس کے آداب کا خیال رکھیں۔ سب کی رائے کا احترام کریں۔ محض کسی کو خوش کرنے کیلئے کسی کی ہاں میں ہاں نہ ملائیں اور نہ ہی کج بحثی کریں۔ اگر کسی مسئلہ پر اپنی رائے دینا چاہیں تو سنجیدگی اور دیانتداری سے اپنی رائے پیش کریں۔ اگر آپ کی بات کسی اور نے پیش کر دی ہے تو محض خودنمائی کی خاطر کھڑے ہو کر اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ خالصتاً دینی مجلس ہے اس لئے اس میں محض اللہ شامل ہوں۔ **اگر آپ دیانتداری، تقویٰ اور دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ میں شامل ہوں گے تو انشاء اللہ یہ وہ باتیں ہیں جو اس کی کامیابی کیلئے بہت ممد ثابت ہوں گی۔** اللہ آپ سب کو صحیح غور کرنے اور بہترین آراء اور سفارشات پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

نوٹ: قبل ازیں شمارہ نمبر ۱۲۔ ۲۱ مارچ ۲۰۱۳ صفحہ ۷ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام شائع ہو چکا ہے۔ لیکن بعض اغلاط کی وجہ سے دوبارہ تصحیح کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

تبدیلی کی وجہ سے بھی پروگرام کے مقاصد اور مرکزی خیال کو مزید واضح کر دیا۔

❁ یورپین پارلیمنٹ سب کمیٹی برائے انسانی حقوق کی سربراہ (جن کو Jean Lambert ممبر آف پارلیمنٹ لندن کی وساطت سے مدعو کیا گیا تھا) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملیں اور کہا کہ وہ خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا پیغام اس کمیٹی کو پہنچائیں گی۔

❁ سپین سے Pedro Luis Carlavilla, Mayor of Meco شامل ہوئے تھے۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اپنی طرف سے احمدیہ مسلم جماعت کا بے حد شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھے ایسا غیر معمولی موقع فراہم کیا۔ جس انداز سے احمدیہ خلیفہ نے آجکل دنیا کو درپیش مسائل کی طرف توجہ دلائی ہے وہ ہر مذہب، نسل اور ثقافت کی تفریق سے بلند تھا۔ اگر عزت مآب Pope بھی اس تقریب میں شریک ہوتے تو وہ بھی اس بات سے اتفاق کرتے جو احمدیہ خلیفہ نے بیان فرمایا۔

❁ سپین سے ایک وکیل Tina بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں اور واپس جا کر ایک ای میل کے ذریعہ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ: میں اس ای میل کے ذریعہ آپ کی جانب سے برسلز میں مہمان نوازی اور غیر معمولی حسنِ سلوک کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ سپین سے ساتھ آنے والے ایک احمدی دوست قمر صاحب نے کہا تھا کہ یہ دن بیمثال ہوں گے اور یقیناً وہ غلط نہ تھے۔ مجھے امید ہے کہ خدا نے چاہا تو ان دنوں میں جو آپ کی جماعت نے کام کئے ہیں وہ ضرور رنگ لائیں گے۔ ایک مرتبہ پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں ہر طرح سے آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔

❁ Jose Maria Alonso (یہ میڈرڈ میں Popular Party کی نمائندہ رکن اسمبلی ہیں، ان کے علاقہ Cantabria جو کہ شمالی سپین کا علاقہ ہے، سے کانگریس وومین ہیں)۔ موصوفہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں انتہائی مشکور ہوں۔ عزت مآب جناب خلیفہ ایک عظیم انسان ہیں جن کے وجود سے امن وسکون کی شعائیں نکلتی ہیں۔ باقی تمام احمدیوں سے مل کر بھی میرے وہی جذبات ہیں جو کہ خلیفہ سے مل کر تھے۔ یہ تمام جماعت بہت مہمان نواز اور پرامن ہے۔ وہ باتیں جو پہلے ہی میرے ذہن میں آتی تھیں کہ پاکستان میں صرف عیسائیوں پر ہی نہیں بلکہ دیگر اقلیتوں پر بھی مظالم ہو رہے ہیں، خلیفہ صاحب کی تقریر سے یہ خیالات ایک واضح رنگ اختیار کر گئیں۔ ہمیں بطور سیاستدان ان مظالم کو روکنے کے لئے مسلسل کوشش کرنی چاہئے۔ مجھے آپ کی جماعت سے اتنی واقفیت تو نہیں لیکن پھر بھی میں اپنی بساط میں آپ سے ہر قسم کا تعاون کرنے کو تیار ہوں کہ آپ کے خلاف یہ نفرت کی لہر ختم ہو، بلکہ ہر ایک مذہب کے خلاف نفرت ختم ہو۔ ہمیں اس مسئلہ کو سنبھالنا ہوگا اور کوشش کرنی ہوگی کہ یہ مسئلہ ہرگز نظرانداز نہ ہو۔ عزت مآب جناب خلیفہ کے مطابق مذاہب کا مقصد بنی نوع انسان کے مابین مصائب بڑھانا نہیں بلکہ محبت بڑھانا ہے۔

❁ Santiago Catala, Cuenca University Canon Law Professor، اس کے علاوہ بہت سی کتب لکھ چکے ہیں جن میں 'Islam In Valencia' اور 'Islamic Jurisprudence' شامل ہیں، اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: مَیں یہ الفاظ آپ سب لوگوں کے نام لکھتا ہوں جو باہم ایک احمدی فیملی بناتے ہیں۔ میرے یہ الفاظ عزت مآب خلیفہ تک پہنچائیں۔ اس کے علاوہ وہ امام جن سے عشائیہ پر ملاقات ہوئی اور وہ سپینش احباب جو ہمارے ساتھ موجود تھے، انہیں میری طرف سے شکریہ کے جذبات پہنچائیں۔ میں آپ سب سے مل کر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا ہمیں مزید ملنے کے مواقع فراہم کرے گا۔ خدا آپ پر بہت مہربان ہے، اور میں بھی خدا کے نام پر آپ کے لئے بھلائی چاہتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کو خدا دولت اور امن عطا کرے۔ میں مذہبی شخص ہوں اور بعض روحانی تجربات رکھتا ہوں۔ ایک عرصہ سے میں نے ایسا مذہبی ماحول نہیں دیکھا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ روحانی شخص وہ ہوتا ہے جو سیدھی راہ پر ہو، وہ خدا کے ساتھ ہو اور خدا اس کے ساتھ ہو۔

❁ محترمہ Rocio Lopez جو کہ سپین کی پارلیمنٹ کی ممبر ہیں اور سپین سے اس تقریب میں شریک ہوئیں۔ موصوفہ سپین کے صوبہ Toledo سے کانگریس وومین ہیں، آپ لکھتی ہیں کہ اس تقریب نے دوستی اور بھائی چارہ کے اثرات چھوڑے ہیں۔ برسلز کے اس پروگرام نے ایک متحرک جماعت کا علم دیا جو مسلسل تعمیری کاموں میں مصروف ہے۔ (constant renovation)۔ عزت مآب مرزا مسرور احمد کی قیادت میں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' جیسے ماٹو کے تحت مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احمدی باہم مل جل گئے ہیں۔ دنیا جو اپنے نشے میں دھت چلی جا رہی ہے اور جہاں امن اور محبت کا پیغام انتہائی اہم ہے، ایسی دنیا میں آپ لوگوں کے بارے میں جاننا ہی ایک اعزاز کی بات ہے۔ اس بات سے زیادہ کیا چیز خوبصورت ہو سکتی ہے کہ آپ کے امام سے کچھ تبادلہ خیال ہو جائے یا ان کی تشدد کے خلاف تقریر کو غور سے سنا جائے۔ میں آپ کے تصورات کی کامل تائید کرتی ہوں۔ میں اس مردِ خدا کی طرف سے عالمی انسانی حقوق کی بحالی اور دنیا میں امن کے قیام کی تمام باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ مذہب کی بنیاد پر مظالم کی مذمت کرتی رہوں گی۔ خدا آپ پر ہمیشہ مہربان رہے۔

❁ CNN کی ویب سائٹ پر ریلیجین بلاگز (Religion Blogs) والے حصہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپین پارلیمنٹ کے خطاب میں سے مندرجہ ذیل ارشاد بطور Quote of the Day شائع کیا گیا:

''اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ تمام دنیا باہم ایک ہو جائے۔ کرنسی کے معاملہ پر ساری دنیا کو متحد ہونا چاہئے۔ فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی تمام دنیا کو متحد ہونا چاہئے اور freedomof movement اور امیگریشن کے متعلق ٹھوس اور قابلِ عمل پالیسیاں بنانی چاہئیں تا کہ دنیا باہم متحد ہو''۔

(بشکریہ: الفضل انٹرنیشنل ۴ جنوری ۲۰۱۳)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

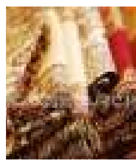

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغین کام کر رہے ہوں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے 27 اگست 1945ء کو ارشاد فرمایا:

''جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہانوں میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لیے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں ۔کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہیے اور کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئے ۔۔۔۔۔۔۔اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں مَیں نے بیس بیس لاکھ مبلغ تجویز کیا ہے۔دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کرے ۔لوگ بیشک مجھے شیخ چلّی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ قضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے۔اور وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اُسے توفیق ہو تو وہ ایک لاکھ مبلغ تیار کر دے گا پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دے گا جو مبلغوں کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر مبلغوں کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا اس طرح قدم بقدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب **ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغ کام کر رہے ہوں گے**۔اللہ تعالیٰ کے حضور ہر ایک چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بیوقوفی ہوتی ہے۔میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں'' (الفضل/ 28 اگست 1945ء)

(مرسلہ: کاشف احمد خالد۔ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

قطعہ

جب بھی ہو حضرتِ اقدس کا کوئی سجدہ دراز
فکر ہوتی ہے ہُوا کون سا غم اتنا طویل
بھول کر ایسے میں مَیں اپنی مناجاتیں عطاؔ
عرض کرتا ہوں کہ سن ان کی مرے ربّ جلیل

(عطاء المجیب راشد۔لندن)

صبر کر جب بھی امتحاں آئے
(عبدالمؤمن اوسلو۔ناروے)

صبر کر جب بھی امتحاں آئے — صابروں کو نوازتا ہے وہی
جب بھی دیتا غم وہ بندوں کو — اس غم میں سنبھالتا ہے وہی
رحم کرتا ہے اپنے بندوں پر — اپنے بندوں کو پالتا ہے وہی
پاک ہم کو خدا ہی کرتا ہے — دل ہمارا نکھارتا ہے وہی
اپنے مولا سے پیار کر مومن — کام تیرے سنوارتا ہے وہی
جب بھی دیتا ہے غم وہ بندوں کو — اس غم میں سنبھالتا ہے وہی

دُعائے مغفرت

۞ ۔خاکسار کی والدہ محترمہ نعمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللطیف صاحب مرحوم ساکن سمل پاڑہ، ضلع کٹک تین ماہ کی علالت کے بعد بعمر ۹۰ سال وفات پا گئیں انا لِلّٰہِ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ ۱۹۷۶ میں والد صاحب مرحوم کے ہمراہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند غریب پرور، مہمان نواز، مرکزی نمائندگان کی عزت کرنے والی تھیں۔مرحومہ کی وفات ۲۸ فروری کو ہوئی اور اسی دن بعد نماز مغرب تدفین عمل میں آئی۔مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کولکاتہ)

۞ ۔خاکسار کے ہم زلف مکرم شیخ عبد الرؤف صاحب ولد مکرم شیخ عبد الحمید صاحب مرحوم ساکن کوسمبی سونگڑہ اُڈیشہ بتاریخ ۲۷ فروری ۲۰۱۳ء اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر ۵۱ سال وفات پا گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔آپ کو یہ تمام خوبیاں اپنے والدین سے وراثت میں ملیں۔آپ غیر مسلم ضرورت مندوں کی امداد کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتے۔آپ کی نماز جنازہ میں غیر احمدی احباب بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔موصوف کی تعزیت میں صالح پور بازار ایک دن بند رہا۔آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ (سید عزیز احمد قادیان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب

''نبیوں کا سردار'' کے کنڈی زبان کے ترجمہ پر شاندار تبصرہ

صوبہ کرناٹک کے مشہور اخبار 'Udayvani' نے حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''نبیوں کا سردار'' کے کنڈی زبان کے ترجمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو نوٹ اپنے اخبار میں شائع کیا ہے اس کا اردو ترجمہ قارئین بدر کی خدمت میں پیش ہے۔حضرت مصلح موعودؓ کی مذکورہ کتاب کا کنڈی ترجمہ مکرم محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار ''یگا دشمی'' نے کیا ہے۔

''احمدیہ مسلم جماعت کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اسلام کی دینی و اخلاقی باتوں کا گہرا علم رکھنے والی شخصیت کے مالک تھے۔قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کا شرف بھی ان کو حاصل تھا۔حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کی سیرت اور آپ کی پیدائش سے قبل عرب کی تہذیب وتمدن کے حالات سے وہ بخوبی واقف تھے۔

مذہبی رواداری اور سماجی اصلاح کیلئے آپؐ نے جو کوششیں کی ہیں، اس کتاب میں اس کا تفصیلی ذکر بھی موجود ہے۔اسلام کے بنیادی عقائد کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے اس کا تاریخی پس منظر بھی اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔اسلام کی تعلیمات کی تشریح کرتے ہوئے اس پر ہونے والے اعتراضات اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش بھی نہایت عمدہ رنگ میں کی گئی ہے۔آپ کی پیدائش سے لیکر آپ کی وفات تک کے سبھی واقعات تفصیلی رنگ میں اس کتاب میں موجود ہیں۔آپؐ کی بے مثال زندگی اور آپؐ کے اعلیٰ اخلاق پر یہ کتاب بھرپور روشنی ڈالتی ہے کتاب کی اشاعت پر ہماری نیک تمنائیں۔'' (اُدے وانی ۱۷ جون ۲۰۱۲ء)

مرسلہ: صدیق اشرف علی موگرال۔کیرلہ۔

منظوری سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2013

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے 1-2-3/اکتوبر بروز منگل ، بدھ، جمعرات تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمائی ہے۔لہٰذا ہندوستان بھر کے تمام زونل قائدین کرام اس اجتماع میں شرکت کی غرض سے ابھی سے اپنے زون/مجالس میں تیاری شروع کروا دیں۔اور زیادہ سے زیادہ خدام واطفال کو اس مرکزی اجتماع میں شمولیت کرنے کی تحریک کریں۔قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والا یہ اجتماع خدام واطفال کی تربیت کا اہم ذریعہ ہے۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

شعبہ ٹول فری دعوت الی اللہ بھارت کا نیا نام اور نمبر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹول فری کا نیا نام ''نور الاسلام'' تجویز کیا ہے۔ٹول فری کا نیا نمبر یہ ہے۔ 1800 3010 2131۔(ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhta 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6781 میں تبسم بانو زوجہ زبیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کرشنا بھون آر این سنگھ روڈ ڈاکخانہ دارجلنگ ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 12-9-7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گلے کا ہار 3.75 گرام طلائی کا قیمت -/11250 کان کی بالی ایک جوڑی وزن 5.60 قیمت 16800۔ ایک انگوٹھی 3.75 موجودہ قیمت -/11250 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد لعل چاند الامۃ: تبسم بانو گواہ: لطیف الرحمن ایوب

مسل نمبر: 6782 میں زبیر احمد ولد اختر علی قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلر عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن آر این سنگھ روڈ ڈاکخانہ دارجلنگ ضلع دارجلنگ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد لعل چاند شیخ العبد: زبیر احمد گواہ: لطیف الرحمن ایوب

مسل نمبر: 6783 میں سلمہ بنت محمد عبد اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن ٹھٹھل ڈاکخانہ ٹھٹھل ضلع اُونہ صوبہ ہماچل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.11.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رفیع معلم الامۃ: سلمہ گواہ: گوہر مجید

مسل نمبر 6784 میں محمد یعقوب پاشاہ ولد محمد راج محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 25 سال تاریخ بیعت 2001ء ساکن روی نگر ڈاکخانہ دھرمارا و پیٹ ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12-11-2 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد رحیم الدین العبد: محمد یعقوب پاشاہ گواہ: محمد حکیم پاشاہ

مسل نمبر: 6785 میں شاہ الحمید فیصل ولد صدیق محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 99-5-30 ساکن ناگرکوئل ڈاکخانہ ناگرکوئل ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.11.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ ایریا 12.5 سینٹ قیمت 375000 روپئے کار موجودہ قیمت 10000 سعودی ریال بینک بیلنس انڈیا میں 25000۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 5322 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فضل الٰہی العبد: شاہ الحمید فیصل گواہ: بشارت احمد بٹ

مسل نمبر 6786 میں عاشق علی ولد محمد حنیف قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2010 ساکن چرن مہادیوی ڈاکخانہ چرن مہادیوی ضلع ٹیلائی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18.10.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 7000 ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ابراہیم علی العبد: عاشق علی گواہ: ناصر احمد صدیق

مسل نمبر 6787 میں کنڈا پورتھ ابراہیم ولد کے پی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ کمپیوٹر پروفیشنل عمر 42 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن گلف سٹریف کوچنگ جبیل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17 اگست 2012ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 1300 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ نظام الدین العبد: کے پی ابراہیم گواہ رانا عبد الجبار

مسل نمبر: 6788 میں محمد نقیب مبشر ولد محمد سلیم مبشر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ارتال ڈاکخانہ راجوری ضلع راجوری صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.5.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 360 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الباسط العبد: محمد نقیب مبشر گواہ: قمر احمد بھٹی

مسل نمبر: 6789 میں آمنہ عبد الحکیم بنت بی عبد الحکیم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن دُبئی ڈاکخانہ پوسٹ باکس نمبر 11080 دبئی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 7.12.7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کے زیورات 160 گرام۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 150 اے ای ڈی ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ہاشم عبد الحق الامۃ: آمنہ عبد الحکیم گواہ: افضل الحق

مسل نمبر 6740 میں محمد صادق داؤد ولد محمد شمیم الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ دہلی ضلع دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.3.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان ایک عدد رقبہ پانچ صد مربہ گز واقع 402 عید گاہ لین برہ پورہ بھاگلپور موجودہ قیمت /6600000۔ میرا گذارہ آمد از تجارت سالانہ دس لاکھ روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سرور احمد العبد: محمد صادق داؤد گواہ: عادل رشید

مسل نمبر: 6791 میں کے راشیدہ زوجہ کے پی شریف قوم احمدی مسلمان عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع مالا پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.10.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 5.35 سینٹ سروے نمبر 2729/2011 قیمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نور و کاجل اور حبّ اٹھرہ وزدجام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبد القدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

-/6,40,000روپے۔سونے کے زیورات: ایک ہار بیس گرام۔ایک انگوٹھی دو گرام۔ بالی ایک سیٹ تین گرام۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے پی شریف الامۃ: کے راشیدہ گواہ: پی پی مصدق

مسل نمبر:6792میں شاہینہ پی ایم زوجہ محمد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.12.1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد ہار چھ گرام۔ایک سیٹ دو گرام۔میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد علی العبد: شاہینہ پی ایم گواہ: پی پی مصدق احمد

مسل نمبر:6793میں شیخ فداء الرحمن ولد شیخ عبدالرحمن قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.12.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عبداللطیف العبد: شیخ فداء الرحمن گواہ: شیخ عبدالرحمن

مسل نمبر:6794میں رونق آراء بیگم بنت یاکت علی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 14 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.5.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ محمد زکریا الامۃ: رونق آراء بیگم گواہ: مولوی جمال شریعت

مسل نمبر6795: میں سیدہ معراج بیگم زوجہ برکات احمد سلیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 7.12.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیورات طلائی 22 کیرٹ 75 گرام۔قادیان میں ایک پرانا مکان خسرہ نمبر 51/35/8/3/2/2/ قیمت -/650000روپے ۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: برکات احمد سلیم الامۃ: سیدہ معراج بیگم گواہ: محمد کلیم خان

مسل نمبر: 6796 میں لیلہ عبدالکلام زوجہ آئی عبدالکلام قوم احمدی مسلمان پیشہ نرس عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن ایلانلور ڈاکخانہ ایلانلو اضلع پالاکاڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 21.12.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین ساڑھے نوسینٹ جس میں ایک پرانا مکان ہے قیمت ساڑھے سات لاکھ روپے۔مہر میں ملنے والی سونے کی چین اور لاکٹ وزن 20 گرام موجودہ قیمت 56000 روپے۔ دوسونے کے کنگن 16 گرام موجودہ قیمت -/44800روپے۔کان کی بالی دو گرام قیمت 5600 روپے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار -/13000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی اے غلام احمد العبد: لیلہ عبدالکلام گواہ: آئی عبدالکلام اسماعیل

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

کی مختلف کمیٹیوں اور بورڈ کے ممبر رہے، مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے ممبر بھی تھے۔ بڑے نائب الرائے تھے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے، بڑی سوچ سمجھ کے مشورہ دینے والے اور گہرا علم رکھنے والے تھے، ہر اُس کمیٹی میں جہاں یہ ممبر تھے، ان کی حاضری ایک تو باقاعدہ ہوتی تھی، دوسرے باقاعدہ تحقیق کرکے، علم حاصل کرکے جایا کرتے تھے۔خلافت سے بھی بے انتہا اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک مبشر رویا میں آپ کو دیکھا تھا۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے بھی ان کے ساتھ دفتر میں وکالتِ مال میں تقریباً آٹھ سال کام کیا ہے۔ بہت کچھ ان سے سیکھا۔ ڈرافٹنگ وغیرہ بھی بڑی اچھی تھی ان کی، بجٹ کے بنانے کے لیے بڑا ان کو ملکہ تھا اور بعض دفعہ رات گیارہ بارہ بجے تک کام ہوتا تھا دفتر میں، لیکن یہ نہیں کہ دوسروں پر چھوڑ دیا اور خود گھر چلے گئے۔ ساتھ بیٹھ کے کام کرواتے تھے، ساری ساری رات۔ بڑا اخلاص اور وفا تھا ان میں، پہلے میں ان کے ماتحت تھا، ناظرِ اعلیٰ جب میں بنا ہوں، تب بھی میں نے دیکھا اطاعت کا جذبہ بے انتہا تھا۔ اور خلافت کے بعد تو پھر اخلاص و وفا بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی، نسلوں کو بھی خلافت اور جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ نماز کے بعد حضور انور نے آپ کا جنازہ غائب بھی پڑھایا۔

❁❁❁

بقیہ: اداریہ از صفحہ ۲

’’ہم نے ختم نبوت کے ذریعہ اتحاد اسلامی کا تصور سب سے زیادہ قادیانیوں کے خلاف مناظرہ کی سٹیج سے ڈائریکٹ ایکشن ۱۹۵۳ء کے ویرانے تک پیش کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ (ختم نبوت کے طفیل سب فرقے یکساں ہیں لیکن کیا حقیقتاً ایسا تھا؟ کیا حالات کی شدید سے شدید تر نامساعدت کے باوجود ہماری تلوار تکفیر نیام میں داخل ہوئی، کیا ہولناک سے ہولناک واقعات نے ہماری فتاویٰ کی جنگ کو ٹھنڈا کیا؟ کیا کسی مرحلہ پر بھی...... ہمارا فرقہ حق پر ہے اور باقی تمام ’’جہنم کا ایندھن‘‘ .... کے نعرہ سے کان نامانوس ہوئے؟ اگر ان میں سے کوئی بھی بات نہیں ہوئی تو بتایئے! اس سوال کا کیا جواب ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنے والی امت کے اگر تمام فرقے کافر ہیں اور ہر ایک دوسرے کو جہنمی کہتا ہے تو لامحالہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو سب کو اس کفر اور جہنم سے نکال کر اسلام اور جنت کا یقین دلا سکے۔‘‘ (المنیر ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

قارئین! ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی اور مجلس احرار اسلام کے علمبردار عطاء اللہ شاہ بخاری مولوی نعمت حبیبی جبین اور عبدالعزیز کی طرح ملی وحدت اور سالمیت نیز نام نہاد تحفظ ختم نبوت کے علمبردار بن کر اُبھرے مگر تھوڑے ہی عرصے بعد ان لیڈروں کو جو ’’ملی وحدت‘‘ اور سالمیت نصیب ہوئی اس کا اندازہ ان کے درج ذیل بیانات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

احرار کے متعلق مودودی صاحب نے فرمایا کہ:

’’احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں بلکہ نام اور سہرے کا ہے۔ اور لوگ مسلمانوں کے جان و مال کو اپنی اغراض کیلئے جوئے کے داؤں پر لگا دینا چاہتے ہیں۔ اپنی غرض کے لئے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں۔ اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہو سکتے۔ (روزنامہ لاہور ۲ جولائی ۱۹۵۵ء)

مودودی صاحب کے متعلق بخاری صاحب نے فرمایا:

’’میں مودودی نہیں..... کہ بددیانت ہو جاؤں..... آج وہ (مودودی) کہتے ہیں کہ میں تحریک ختم نبوت میں شامل نہیں تھا۔ میں کہتا ہوں، شامل تھا اگر مودودی شامل نہیں تھا تو میں ان سے حلفیہ بیان کا مطالبہ نہیں کرتا ہوں بلکہ صرف یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ لڑکوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر اعلان کریں کہ میں شامل نہیں تھا...... کیا کروں علم اور ادب کو...... میرا کلیجہ پھٹتا ہے ارے تم سے تو کافر گلیسیر ہی اچھا تھا جس نے زہر کا پیالہ پی لیا۔ (حیات امیر شریعت مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

قارئین انشاء اللہ اگلی قسط میں مولوی نعمت حسین حبیبی اور عبدالعزیز کے دیگر اعتراضات کا جائزہ لیا جائے گا۔ (جاری) (شیخ مجاہد احمد شاستری)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
& AUTO ELECTRICALS
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 4 April 2013 Issue No 14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
ByAir: 45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
:70 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ثبوت اللہ تعالیٰ کی تائیدات، امام الزمان کی ضرورت اور مسلمانوں کو آپؑ کے مقام کو پہچاننے کی دعوت

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 مارچ 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعری کلام میں فرماتے ہیں کہ:

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''بعض نادانوں کا خیال ہے کہ گویا میں نے افتراء کے طور پر الہام کا دعویٰ کیا ہے، غلط ہے بلکہ درحقیقت یہ کام اُس قادر خدا کا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اس جہان کو بنایا ہے۔ جس زمانہ میں لوگوں کا ایمان خدا پر کم ہو جاتا ہے اس وقت میرے جیسا ایک انسان پیدا کیا جاتا ہے اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اپنے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ خدا ہے۔''

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج گو 22 مارچ ہے لیکن 23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں یومِ مسیح موعود کے حوالہ سے منایا جاتا ہے۔ کل انشاء اللہ 23 مارچ ہے۔ آج میں نے اس حوالے سے یہ مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں آپ کی صداقت کا ثبوت اللہ تعالیٰ کی تائیدات، امام الزمان کی ضرورت، مسلمانوں کو آپ کو قبول کرنے اور مقام پہچاننے کی دعوت جو آپ نے دی ہے، وہ پیش کروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''وہ حوادثِ ارضی وسماوی جو مسیح موعود کے ظہور کی علامت ہیں، وہ سب میرے وقت میں ظہور پذیر ہوگئی ہیں، مدت ہوئی کہ کسوف وخسوف رمضان کے مہینہ میں ہو چکا ہے۔ (چاند اور سورج گرہن کا جو نشان تھا وہ ظاہر چکا ہے) اور ستارہ ذوالسنین بھی نکل چکا ہے (دمدار ستارہ) اور زلزلے بھی آئے اور مَری بھی پڑی (یعنی ایسی بیماری جو طاعون وغیرہ) فرمایا مَری بھی پڑی اور عیسائی مذہب بڑے زور شور سے دنیا میں پھیل گیا اور جیسا کہ آثار میں پہلے سے لکھا گیا تھا، بڑے تشدد سے میری تکفیر بھی ہوئی۔ (یہ بھی پیشگوئی تھی پہلے بزرگ لکھ گئے تھے کہ مسیح موعود آئے گا تو اُس کی تکفیر بھی ہوگی، کافر کہیں گے اُسے، جھوٹا کہیں گے) فرمایا کہ غرض تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور وہ علوم اور معارف ظاہر ہو چکے ہیں جو دلوں کو حق کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ آپ نے اپنی صداقت کے بارے میں فرمایا کہ یہ چیزیں ساری ظاہر ہو رہی ہیں، پھر بھی تم لوگ ہوش نہیں کرتے۔ پھر اسی طرح ایک اور جگہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ قرآنِ کریم کی رو سے کوئی دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا اکمل اور اتم طور پر اُس صورت میں ثابت ہو سکتا ہے جبکہ تین پہلو سے اس کا ثبوت ظاہر ہو۔ اول یہ کہ نصوص صریحہ اُس کی صحت پر گواہی دیں، یعنی وہ دعویٰ کتاب اللہ کے مخالف نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ عقلی دلائل اُس کے مؤید اور مصدق ہوں۔ تیسرے یہ کہ آسمانی نشان اُس مدعی کی تصدیق کریں۔ سوان تینوں وجوہ استدلال کی رو سے میرا دعویٰ ثابت ہے۔ نصوصِ حدیثیہ جو طالبِ حق کو بصیرتِ کامل پہنچاتی ہیں۔ (حضور نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یعنی ان کا ثبوت جن سے اگر حق کا طالب ہونا شرط ہے، یہ نہیں کہ ڈھٹائی اور ضد ہو، اگر حق کا طالب ہے تو اُس کو کامل بصیرت پہنچاتی ہیں، اُس کو دکھاتی ہیں) اور میرے دعویٰ کی نسبت اطمینانِ کامل بخشتی ہیں۔ اُن میں سے مسیح موعود اور مسیح بنی اسرائیلی کا اختلافِ حلیہ بھی ہے۔

فرمایا ان حدیثوں وغیرہ میں جو مسیح موعود کے بارے میں حدیث ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو عالمِ کشف میں خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اُس میں اُس کا حلیہ یہ لکھا ہے کہ وہ گندم گوں تھا اور اُس کے بال گھنگھر والے نہیں تھے بلکہ صاف تھے۔ اور پھر اصل مسیح عیسیٰ علیہ السلام جو اسرائیلی نبی تھا، اُس کا حلیہ لکھا ہے کہ وہ سرخ رنگ تھا جس کے گھنگھر والے بال تھے۔ اور صحیح بخاری میں جا بجا یہ التزام کیا گیا ہے کہ آنے والے مسیح موعود کے حلیے میں گندم گوں اور سیدھے بال لکھ دیا ہے اور حضرت عیسیٰ کے حلئے میں جا بجا سرخ رنگ اور گھنگھر والے بال لکھا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کو ایک علیحدہ انسان قرار دیا ہے اور اُس کی صفت میں امامکم منکم بیان فرمایا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علیحدہ انسان قرار دیا ہے۔ اور بعض مناسبات کے لحاظ سے عیسیٰ بن مریم کا نام دونوں پر اطلاق کر دیا ہے۔ فرمایا اور ایک اور بات غور کرنے کے لائق ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسیح موعود کا ذکر کیا ہے، اُس جگہ صرف اسی پر کفایت نہیں کی کہ اُس کا حلیہ گندم گوں اور صاف بال لکھا ہے بلکہ اُس کے ساتھ دجال کا بھی جا بجا ذکر کیا ہے۔ مگر جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے، وہاں دجال کا ساتھ ذکر نہیں کیا۔ پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں عیسیٰ بن مریم دو تھے، ایک وہ جو گندم گوں اور صاف بالوں والا ظاہر ہونے والا تھا جس کے ساتھ دجال ہے، اور دوسرا وہ جو سرخ رنگ اور گھنگھریالے بالوں والا ہے اور بنی اسرائیلی ہے جس کے ساتھ دجال نہیں۔ پھر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے۔ وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔ اور اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ (یعنی ہر مسلمان کو، ہر نیک آدمی کو، جن کو خوابیں آتی ہیں، اُن کو بھی، جن کو الہام ہوا ہے مسیح کے آنے کا، امام کے آنے کے، اُن کو بھی) سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے''

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مخالفین جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میرے مخالف اپنے دلوں میں آپ ہی سوچیں۔ اگر میں درحقیقت وہی مسیح موعود ہوں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک بازو قرار دیا ہے اور جس کو سلام بھیجا ہے اور جس کا نام حکم اور عدل اور امام اور خلیفۃ اللہ رکھا ہے تو کیا ایسے شخص پر لعنتیں بھیجنا اُس کو گالیاں دینا جائز تھا؟ (بادشاہ کا یا کسی کا بھی) ذرا اپنے جوش کو تھام کے سوچیں نہ میرے لئے، بلکہ اللہ اور رسول کے لئے کہ کیا ایسے مدعی کے ساتھ ایسا کرنا روا تھا؟ میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ میرا مقدمہ تم سب کے ساتھ آسمان پر ہے۔ اگر میں وہی ہوں جس کا وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک لبوں نے کیا تھا تو تم نے نہ میرا بلکہ خدا کا گناہ کیا ہے۔ اور اگر پہلے سے آثار صحیحہ میں یہ وارد نہ ہوتا کہ اس کو دُکھ دیا جائے گا اور اس پر لعنتیں بھیجی جائیں گی۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت میں ایک افسوسناک خبر بھی بتانا چاہتا ہوں جو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کی ہے آپ تحریکِ جدید میں پرانے دیرینہ خادمِ سلسلہ تھے، 16 مارچ کو 79 سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خاندانی حالات، کوائف و خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ 21 جون 1934ء میں پیدا ہوئے، مکرم صوفی غلام محمد صاحب کے گھر میں جو صحابی تھے، آپ کے دادا بھی صحابی تھے، والد بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے 313 صحابہ میں سے تھے آپ کے دادا۔ اور 5 جون 1895ء میں اُن کی بیعت تھی۔ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب کے والد صوفی غلام محمد صاحب کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔

آپ کا پہلا تقرر امانت تحریکِ جدید میں کیا گیا۔ چند ماہ وہاں کام کیا، پھر وکالتِ مال میں تقرر ہوا۔ چند سال وہاں رہے۔ 1964ء کے آغاز میں واپس تحریکِ جدید میں آئے اور وکالتِ مال ثانی میں بطور نائب وکیل المال ثانی 1972ء تک رہے اور 1972ء سے 2001ء تک وکیل المال کے طور پر کام کیا۔ اُس کے بعد 2001ء میں آپ وفات تک وکیل التعلیم تھے اور اس کے علاوہ بھی جماعت

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان